﴿بسم الله الرحمٰن الرحیم   نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریمؐ   وعلیٰ عبده المسیح الموعودؑ﴾

انصارالدین

جلد ۳   نمبر ۶

نومبر تا دسمبر ۲۰۰۶ء

انصاراللہ کا عہد

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام اور احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے انشاءاللہ تعالیٰ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا۔ نیز مَیں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔

(انشاءاللہ تعالیٰ)

فہرست مضامین

مدیر اعلیٰ
ڈاکٹر شمیم احمد

مدیر (اردو)
محمود احمد ملک

نائبین
عبدالمجید عامر
حسن خان

مدیر (انگریزی): **احد بھنو**

مینیجر: **محمد اسحٰق ناصر**

"Ansaruddin" 181 London Road, Morden, Surrey SM4 5HF   e-mail address: ansaruddin_uk@yahoo.co.uk

اداریہ:

جوا...... ایک معاشرتی بیماری

یورپ میں عمومی طور پر مگر انگلستان میں بالخصوص جوئے کا کاروبار روز بروز پھیلتا جا رہا ہے۔ ایک وقت تھا کہ انگلستان میں جوا عام طور پر صرف مخصوص مقامات پر ہی کھیلا جا سکتا تھا مگر اب اسے حکومت کی سر پرستی میں وزارت ثقافت (Culture) کے تحت فروغ دیا جا رہا ہے۔ انگلستان کی وزیر ثقافت گذشتہ چند سال سے اس کوشش میں مصروف تھیں کہ کسی طرح انگلستان میں امریکہ اور بعض دیگر یورپی ممالک کی طرح کے بڑے بڑے جوئے خانے بنائے جائیں تاکہ لوگ اپنی مرضی کے مطابق وسیع پیمانے پر جوا کھیل سکیں۔ انگلستان کے بعض باشعور افراد نے اس کی سخت مخالفت کی اور بظاہر ان کے دباؤ کی وجہ سے بڑے بڑے جوئے خانوں کا منصوبہ مکمل نہیں ہو سکا مگر اب یہ مرض مختلف صورتوں میں ایک بیماری کی طرح پھیلتا جا رہا ہے۔

پہلے صرف مخصوص اداروں کو اجازت تھی کہ وہ جوئے کا کاروبار چلا سکیں۔ چنانچہ بعض تفریحی مقامات پر جوئے کی ایسی مشینیں لگائی گئی تھیں جن میں ہر عمر کے لوگ چند سکوں کے ساتھ جوا کھیل سکتے تھے۔ اس میں عام طور پر بڑی رقم ضائع نہیں ہوتی تھی۔ اُس کے بعد عام دکانوں پر لاٹری کی ٹکٹوں کے ساتھ جوئے کا طریق وضع کیا گیا۔ بعد ازاں حکومت کی سر پرستی میں سارے ملک میں نیشنل لاٹری کا آغاز کیا گیا جس میں بلین پاؤنڈ کا کاروبار ہوتا ہے اور بعض جیتنے والے کئی ملین پاؤنڈ جیت سکتے ہیں۔ اب حال ہی میں جوئے کے کاروبار کو مزید وسعت دی گئی ہے اور اسے انٹرنیٹ اور میڈیا پر پھیلا دیا گیا ہے تاکہ جو بھی چاہے اور جب بھی چاہے، جوئے میں حصہ لے سکے۔ وزارتِ ثقافت کا اگلا ہدف یقیناً بڑے بڑے جوئے خانوں کا قیام ہوگا۔

بہت کم لوگوں کو اس بات کا احساس ہے کہ سیاستدان، کلچر کے نام پر، قوم کے اخلاق کو تباہ کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ پہلے شراب کے کاروبار کو وسعت دی گئی اور اُس کے بعد بعض منشیات کے استعمال پر عائد شدہ پابندیوں کو نرم کر دیا گیا اور اب ایک اَور سنگین معاشرتی بیماری یعنی جوئے کے کاروبار کو وسعت دی جا رہی ہے۔ باشعور اور ذمہ دار افراد اور امن و امان کے قیام سے وابستہ ادارے صدائے احتجاج بلند کرتے رہے ہیں مگر ان کی آواز کو وزارت کے ایوانوں میں کوئی اہمیت نہیں دی گئی۔ ملک میں جوئے کا نشہ اور اس کے ساتھ وابستہ مشکلات بڑھتی جا رہی ہیں کیونکہ جوا کھیلنے کے مواقع زیادہ سے زیادہ ہوتے جا رہے ہیں۔ ایک اندازہ کے مطابق اس وقت دنیا میں پچاس ملین لوگ آن لائن جوئے کے کھیل میں ملوّث ہیں اور یہ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ یہ کرّہ ارضی جوا کھیلنے والوں کا ہو کر رہ جائے گا۔ انٹرنیٹ اور آن لائن جوا ایک ایسی عفریت ہے جو اب بوتل سے نکل چکا ہے اور اب اسے بوتل میں بند کرنا ناممکن ہو جائے گا۔

جوا۔ اقتصادی لحاظ سے ایک بے مقصد عمل ہے جس میں دولت ایک ہاتھ سے نکل کر قوم کو نفع پہنچائے بغیر دوسرے ہاتھ میں منتقل ہو جاتی ہے۔ عام طور پر کاروباری دنیا میں جب اجناس اور زر کا تبادلہ ہوتا ہے تو اُس سے کسی نہ کسی رنگ میں قوم کو فائدہ پہنچتا ہے مگر جوئے کے کاروبار میں مجموعی طور پر قوم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ ناقابلِ تلافی نقصان ہوتا ہے۔ جوئے میں فائدہ صرف قمار خانوں کا کاروبار کرنے والوں کو ہوتا ہے کیونکہ یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ دیوالیہ ہوئے ہوں۔ نقصان صرف اُس اکثریت کا ہوتا ہے جو جوا کھیلتے ہیں یعنی چند لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے مگر باقی لاکھوں لوگ اقتصادی طور پر تباہ و برباد ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اگر کوئی جواری جیتتا بھی ہے تو وہ ہزاروں لوگوں کی بربادی کا موجب بن کر رقم حاصل کرتا ہے۔

جوا عقل، فکر، اخلاق اور غیرت کو بھی تباہ کر دیتا ہے۔ جوئے کے عادی لوگ ایسی چیزوں کو داؤ پر لگانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں جنہیں کوئی عقلمند انسان تباہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اگر کوئی جواری رقم حاصل بھی کر لے تو وہ اُسے کبھی سنبھال کر نہیں رکھتا اور اُسے لازماً لُٹا کر ضائع کر دیتا ہے۔ مالی نقصان کے علاوہ جوا بازوں میں شراب اور تمباکو نوشی کا مرض جڑ پکڑ جاتا ہے اور ایسے لوگ اپنی صحت بھی برباد کر لیتے ہیں۔ عائلی تعلقات اور ازدواجی زندگی پر اس کے خوفناک اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں میں یاسیت کا مرض بڑھ جاتا ہے اور ان میں خودکشی کی شرح بیس فیصد تک جا پہنچتی ہے۔

انہی وجوہات کی بناء پر قرآن مجید نے ایسی معاشرتی بیماریوں سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! یقیناً مدہوش کرنے والی چیز اور جوا اور بت پرستی اور تیروں سے قسمت آزمائی یہ سب ناپاک شیطانی عمل ہیں۔ پس ان سے پوری طرح بچو تا تم کامیاب ہو جاؤ۔ یقیناً شیطان چاہتا ہے کہ نشہ اور جوئے کے دوران تمہارے درمیان بغض اور عناد پیدا کر دے اور تمہیں ذکرِ الٰہی اور نماز سے باز رکھے'' (سورۃ مائدہ 92-90)۔

آج انگلستان میں بے شمار لوگ جوئے کے نشہ میں گرفتار ہیں اور مختلف قسم کی معاشرتی و سماجی بیماریوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ایسے افراد کے علاج کے لئے کئی ادارے کام کر رہے ہیں مگر یہ بہت ہی مشکل کام ہے۔ یورپ میں بہت کم لوگوں کو علم ہوگا کہ آج سے پندرہ سو سال قبل بانی اسلام ﷺ کی ایک آواز پر اُن لوگوں نے جن کی گھٹی میں ایسی عادتیں تھی، یک لخت ہر قسم کے نشہ سے ہمیشہ کے لئے کنارہ کشی کر لی۔ یہ نبی کریم ﷺ کی بے مثال قوتِ قدسی کا اعجاز تھا۔ دیگر مذاہب میں نہ تو ان بیماریوں کی نشاندہی کی گئی ہے اور نہ اُن کا کوئی حل بیان فرمایا گیا ہے۔ یہ قرآن حکیم کا امتیازی نشان ہے کہ نہ صرف ایسی معاشرتی بیماریوں کی نشاندہی کرتا ہے بلکہ اُن کا علاج بھی بیان فرماتا ہے۔ افسوس کہ آج مسلمان قرآن حکیم کی تعلیم کو بھلا بیٹھے ہیں اور کئی مسلمان جوئے کے کاروبار میں ملوّث ہیں۔ بعض تو اپنے پیروں، مرشدوں اور فقیروں سے لاٹری کے نمبروں کے بتائے جانے اور دعاؤں کی استدعا کرتے ہیں۔ منافقت کی انتہا دیکھئے کہ اکثر نام نہاد پیر فقیر بھی اپنی ظاہری روحانیت کو چمکانے کی خاطر جہالت کا گھناؤنا کھیل کھیلتے ہوئے اپنے معتقدین کی رہنمائی بھی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ امتِ مسلمہ پر رحم فرمائے اور انہیں عقلِ سلیم عطا فرمائے آمین۔

درس القرآن

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَاماً ۔اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَاماً
(الفرقان67-66)

اور وہ (یعنی رحمٰن کے بندے) کہتے ہیں اے ہمارے ربّ! ہم سے جہنم کا عذاب ٹلا دے۔اس کا عذاب ایک بہت بڑی تباہی ہے۔وہ (دوزخ) عارضی ٹھکانہ کے طور پر بھی بُری ہے اور مستقل ٹھکانہ کے طور پر بھی (بُری ہے)۔

اس آیت میں عبادالرحمٰن کی ایک علامت یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! جہنم کے عذاب کو ہم سے دور رکھ۔ کیونکہ اس کا عذاب ایک بہت بڑی تباہی ہے اور جہنم بہت بُرا ٹھکانہ ہے خواہ وہ عارضی وقت کے لئے ہو یا مستقل طور پر۔

اس جگہ گو اخروی جہنم بھی مراد ہے جس سے ہر سچا مومن اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہے مگر دنیوی نقطہ نگاہ سے ہر امر جو انسان کے لئے دکھ اور تکلیف کا موجب ہو اور جس سے اس کی جان و مال یا عزت اور آبرو کو خطرہ ہو اور جو اسے قوم اور ملک کی نظروں میں گرانے اور ذلیل کرنے والا ہو وہ بھی اس کے لئے جہنم کا ہی رنگ رکھتا ہے۔جہنم کے لفظ کا اطلاق ہر ایسی چیز پر ہوسکتا ہے جس کی طرف انسان پہلے تو بڑے شوق اور حرص کے ساتھ بڑھے مگر اس کے قریب پہنچے تو اس کا منہ بگڑ جائے اور وہ گھبرانے لگ جائے۔یعنی پہلے تو بدیوں کی طرف رغبت کرتا ہے مگر جب ان کا انجام سامنے آتا ہے تو پھر اسے غلطی کا احساس ہوتا ہے۔ان معنوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس آیت میں عبادالرحمٰن کی یہ علامت بتائی گئی ہے کہ وہ یہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ الٰہی ہمیں ہر ایسے کام سے بچائیو جو ہمیں دنیا و آخرت میں ذلیل کرنے والا ہو۔تو ہمیں افلاس اور تنگدستی کے جہنم سے بچا،ہمیں کم علمی اور جہالت کے جہنم سے بچا۔ہمیں بداخلاقی اور عیاشی کے جہنم سے بچا۔ہمیں دنیاداری اور ہوس پرستی کے جہنم سے بچا۔ہمیں اپنی آئندہ نسلوں کی خرابی کے جہنم سے بچا۔ ہمیں کفر اور شیطنت کے جہنم سے بچا،ہمیں لا مذہبیت اور اباحت کے جہنم سے بچا۔ہمیں اپنی محبت اور رضا سے دوری کے جہنم سے بچا۔ ہمیں منافقت اور بے ایمانی کے جہنم سے بچا،ہمیں خودسری اور جھوٹ اور ظلم اور تعدی کے جہنم سے بچا کیونکہ یہ برائیاں خواہ عارضی طور پر پیدا ہوں یا مستقل طور پر بہرحال ان کا پیدا ہونا ہمارے لئے تباہی اور رسوائی کا باعث ہے۔ہم چاہتے ہیں کہ مستقل طور پر ان خرابیوں کا پیدا ہونا تو الگ رہا ہم میں عارضی طور پر بھی یہ خرابیاں نہ پیدا ہوں اور ہمیشہ صراطِ مستقیم پر قائم رہیں۔

ان معنوں کے علاوہ اس میں اخروی جہنم کے عذاب سے بھی بچنے کی دعا سکھلائی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ جہنم عارضی رہائش کے لحاظ سے بھی بہت برا ٹھکانہ ہے اور مستقل رہائش کے لحاظ سے بھی بہت برا ٹھکانہ ہے۔

یہ ایک بہت جامع دعا ہے جو دنیا اور آخرت کی تمام تکالیف اور عذابوں سے بچنے کے لئے سکھلائی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی یہ علامت بتائی گئی ہے کہ باوجود اس کے کہ انہیں دنیا پر غلبہ حاصل ہوتا ہے پھر بھی قومی تنزل کا خوف ہر وقت انہیں آستانۂ ایزدی پر جھکائے رکھتا ہے اور وہ رات دن دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ الٰہی ہم میں اور ہماری آئندہ نسلوں میں کسی قسم کی خرابی پیدا نہ ہونے دینا تاکہ ہم تیری جنت کے وارث بن سکیں۔
اگر مسلمان اپنے غلبہ کے اوقات میں اس قرآنی دعا کو ہمیشہ یاد رکھتے اور ہر کامیابی کے حصول پر قومی تنزل کے خطرات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تو اللہ تعالیٰ ان پر دائمی طور پر اپنا فضل رکھتا اور ہمیشہ ان کا قدم ترقی کے میدان میں آگے ہی آگے بڑھتا رہتا۔پس ہمیں چاہئے کہ ہم ہر وقت اور ہر حال میں اس دعا کو یاد رکھیں تاکہ خدا تعالیٰ کا فضل ہمیشہ ہمیں دنیا و آخرت میں ہر قسم کے عذاب سے بچائے رکھے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

پانچ ارکانِ اسلام
(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَیْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ (بخاری)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر رکھی گئی ہے:
(1) اس بات کی دل اور زبان سے گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی ہستی قابلِ پرستش نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ خدا کے رسول ہیں (2) نماز قائم کرنا (3) زکوٰۃ ادا کرنا۔ (4) بیت اللہ کا حج بجالانا اور (5) رمضان کے روزے رکھنا۔

تشریح: اس حدیث میں اسلام کی تشریح بیان کی گئی ہے۔ ایمان عقیدہ کا نام ہے اور اسلام عمل کا نام ہے اور دین کی تکمیل کے لئے یہ دونوں باتیں نہایت ضروری ہیں۔ حدیث کی رُو سے اسلام کی تعریف میں سب سے اوّل نمبر پر یہ بات رکھی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور آنحضرت ﷺ کی رسالت پر ایمان لایا جائے تاکہ ایک مسلمان کا ہر عمل اسی مقدس عقیدہ کی بنیاد پر قائم ہو کہ خدا ایک ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ اس کی طرف سے آخری شریعت لانے والے نبی ہیں۔

اس کے بعد چار عملی عبادتیں گنائی گئی ہیں جو یہ ہیں:

(1) پہلی عبادت صلوٰۃ یعنی نماز ہے۔ جس کے معنی عربی زبان میں دُعا اور تسبیح وتحمید کے ہیں۔ نماز دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں پانچ نمازوں کی صورت میں فرض کی گئی ہے اور جسمانی طہارت یعنی مسنون وضو کے بعد مقررہ طریق پر ادا کی جاتی ہے۔ ان پانچ نمازوں میں سے ایک فجر کی نماز ہے جو صبح صادق کے بعد اور سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ دوسرے ظہر کی نماز ہے جو سورج کے ڈھلنے یعنی دوپہر کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ تیسرے عصر کی نماز ہے جو سورج کے کافی نیچا ہو جانے کے وقت پڑھی جاتی ہے۔ چوتھے مغرب کی نماز ہے جو سورج کے غروب ہونے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ اور پانچویں عشاء کی نماز ہے جو شفق کے غائب ہونے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ اس طرح نہ صرف دن کے مختلف اوقات کو بلکہ رات کے ہر دو کناروں کو بھی خدا کے ذکر اور خدا کی عبادت اور خدا سے اپنی دعاؤں کی طلب میں خرچ کیا جاتا ہے۔ نماز کی غرض وغایت خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کرنا اور اس کی یاد کو اپنے دل میں تازہ رکھنا۔ اور اس کے ذریعہ اپنے نفس کو فحشاء اور منکرات سے پاک کرنا اور خدا سے اپنی حاجتیں طلب کرنا ہے اور آنحضرت ﷺ کے ایک ارشاد کے مطابق کامل نماز وہ ہے جس میں نماز پڑھنے والا اس وجدان سے معمور ہو کہ مَیں خدا کو دیکھ رہا ہوں۔ یا کم از کم یہ کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ نماز کے اوقات میں انسانی زندگی کے مختلف حصّوں کی طرف لطیف اشارہ رکھا گیا ہے اور اسی لئے دن کے آخری حصّہ میں جب رات کی تاریکی قریب آرہی ہوتی ہے نمازوں کے درمیانی وقفہ کو کم کر دیا گیا ہے۔ تاکہ اس بات کی طرف اشارہ کیا جائے کہ عالمِ آخرت کی تیاری عمر کی زیادتی کے ساتھ تیز سے تیز تر ہوتی چلی جانی چاہئے۔ نماز کی عبادت حقیقۃً روحانیت کی جان ہے اور اسی لئے اسے مومن کا معراج قرار دیا گیا ہے اور نماز کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے ذاتی شغف اور ذاتی سرور کا یہ عالم تھا کہ آپؐ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ''قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوةِ۔'' یعنی نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

(2) دوسری عملی عبادت اسلام میں زکوٰۃ ہے۔ جس کے معنی کسی چیز کو پاک کرنے اور بڑھانے کے ہیں۔ زکوٰۃ کی بڑی غرض یہ ہے کہ ایک طرف امیروں کے مال میں سے غریبوں کا حق نکال کر اسے پاک کیا جائے اور دوسری طرف غریبوں اور بے سہارا لوگوں کی امداد کا سامان مہیّا کر کے قوم کے مقام کو بلند کیا جائے اور اس کے افراد کو اوپر اٹھایا جائے۔ زکوٰۃ کا ٹیکس مال کا ضروری اور اقل حصّہ چھوڑ کر زائد مال پر جسے شرعی اصطلاح میں نصاب کہتے ہیں لگایا جاتا ہے۔ یہ ٹیکس چاندی سونے اور چاندی سونے کے زیورات اور چاندی سونے کے سکوں (جن میں کرنسی نوٹ بھی شامل ہیں) اڑھائی فی صد سالانہ کے حساب سے مقرر ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ سونے کا علیحدہ نصاب مقرر نہیں ہے۔ بلکہ چاندی کے نصاب کی قیمت کی بنیاد پر ہی سونے کے نصاب کا فیصلہ کیا جائے گا جو لازماً ان دو دھاتوں کی نسبتی قیمت کے لحاظ سے بڑھتا گھٹتا رہے گا۔ تجارتی مال پر بھی اڑھائی فی صدی سالانہ کی شرح مقرر کی گئی ہے۔ زرعی زمینوں اور باغات کی فصل پر بارانی فصل کی صورت میں دسواں حصّہ اور مصنوعی آبپاشی کی صورت میں بیسواں حصہ زکوٰۃ مقرر ہے بھیڑ بکریوں کی صورت میں قطع نظر تفصیلات کے ہر چالیس بکریوں سے لے کر ایک سو بیس بکریوں پر ایک بکری اور گائے بھینسوں کی صورت میں تیس جانوروں پر ایک بچھڑا اور اونٹوں کی صورت میں ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری اور پچیس اونٹوں پر ایک جوان اونٹنی مقرر ہے اور زمین کی کانوں اور دفینوں اور بند خزانوں پر بیس فی صدی یک مشت کی شرح سے زکوٰۃ لگتی ہے اور پھر زکوٰۃ کی یہ سب آمدنی فقراء اور مساکین کے علاوہ مقروضوں اور مسافروں اور غلاموں اور مؤلفۃ القلوب لوگوں اور دینی مہموں میں حصّہ لینے والوں اور زکوٰۃ کا انتظام کرنے والے عملہ پر خرچ کی جاتی ہے۔ اس طرح زکوٰۃ قومی دولت کو سمونے کا بھی ایک بڑا ذریعہ ہے۔

(3) تیسری عملی عبادت حج ہے۔ حج کے معنی کسی مقدس مقام کی طرف سفر اختیار کرنے کے ہیں اور اسلامی اصطلاح میں اس سے مراد مکہ مکرمہ میں جا کر خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کی پہاڑیوں کا طواف کرنا اور پھر مکہ سے نو میل پر عرفات کے تاریخی میدان میں وقوف کر کے دعائیں کرنا اور پھر واپسی پر مزدلفہ میں

(باقی اگلے صفحہ پر)

کلام الامام

''وہ خدا جو تمام نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ پر بمقام طُور ظاہر ہوا اور حضرت مسیح پر شعیر کے پہاڑ پر طلوع فرمایا اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر فاران کے پہاڑ پر چمکا وہی قادر قدوس خدا میرے پر تجلّی فرما ہوا ہے۔ اُس نے مجھ سے باتیں کیں اور مجھے فرمایا کہ وہ اعلیٰ وجود جس کی پرستش کے لئے تمام نبی بھیجے گئے مَیں ہوں۔ مَیں اکیلا خالق اور مالک ہوں اور کوئی میرا شریک نہیں۔ اور مَیں پیدا ہونے اور مرنے سے پاک ہوں''۔

(ضمیمہ رسالہ جہاد۔ صفحہ ۸)

''وہ پاک زندگی جو گناہ سے بچ کر ملتی ہے وہ ایک لعلِ تاباں ہے جو کسی کے پاس نہیں ہاں خدا تعالیٰ نے وہ لعلِ تاباں مجھے دیا ہے اور مجھے اُس نے مامور کیا ہے کہ مَیں دنیا کو اس لعلِ تاباں کے حصول کی راہ بتادوں۔ اس راہ پر چل کر مَیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص یقیناً یقیناً اس کو حاصل کرلے گا اور وہ ذریعہ اور وہ راہ جس سے یہ ملتا ہے ایک ہی ہے جس کو خدا کی سچی معرفت کہتے ہیں۔ درحقیقت یہ مسئلہ بڑا مشکل اور نازک مسئلہ ہے کیونکہ ایک مشکل امر پر موقوف ہے۔ فلاسفر جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا ہے آسمان اور زمین کو دیکھ کر اور دوسرے مصنوعات کی ترتیب ابلغ ومحکم پر نظر کرکے صرف اتنا بتاتا ہے کہ کوئی صانع ہونا چاہئے مگر مَیں اس سے بلند تر مقام پر لے جاتا ہوں اور اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ خدا ہے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 16)

''ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اِس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ مَیں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے مَیں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں''۔

(کشتی نوح صفحہ 30)

﴿بقیہ حدیث النبی ﷺ﴾

قیام کرکے عبادت بجالانا اور بالآخر مکہ سے تین میل پر منیٰ کے مقام میں قربانی دینا ہے۔ حج جو ماہ ذوالحجہ کی آٹھویں اور نویں اور دسویں تاریخوں میں ہوتا ہے صرف ایک مقدس ترین جگہ کی زیارت ہی نہیں جس کے ساتھ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کی قربانی اور پھر خود آنحضرت ﷺ کی ابتدائی قربانی کی مقدس روایات وابستہ ہیں بلکہ حج مختلف ملکوں اور مختلف قوموں کے مسلمانوں کو آپس میں ملنے اور تعارف پیدا کرنے اور ایک دوسرے سے ملّی معاملات میں مشورہ کرنے کا بے نظیر موقعہ بھی مہیّا کرتا ہے۔ حج ساری عمر میں صرف ایک دفعہ بجالانا فرض ہے اور جیسا کہ دوسری حدیث میں صراحت آئی ہے اس کے لئے صحت اور واجبی خرچ اور راستہ میں امن کا ہونا ضروری شرط ہے۔

(4) چوتھی عملی عبادت رمضان کے روزے ہیں۔ یہ روزے ہر ایسے مسلمان پر جو بلوغ کی عمر کو پہنچ چکا ہو اور بیمار یا مسافر نہ ہو۔ فرض کئے گئے ہیں۔ بیمار یا مسافر کو دوسرے ایّام میں گنتی پوری کرنی پڑتی ہے۔ روزہ کے لئے عربی میں صَوم کا لفظ استعمال ہوتا ہے جس کے معنی اپنے نفس کو روکنے کے ہیں۔ یہ عبادت رمضان کے مہینہ میں، جو قمری حساب کے مطابق سال کے مختلف موسموں میں چکر لگاتا ہے، ادا کی جاتی ہے۔ اور صبح صادق سے قبل سحری کا کھانا کھا کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور بیوی کے ساتھ اختلاط کرنے سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ گویا روزوں میں مسلمانوں کی طرف سے زبانِ حال سے اپنی ذات اور اپنی نسل کی قربانی کا نمونہ پیش کیا جاتا ہے۔ روزے نفس کو پاک کرنے اور مشقت کا عادی بنانے کے علاوہ غریبوں کی غربت کا احساس پیدا کرانے اور مومنوں میں قربانی کی روح کو ترقی دینے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ حقیقۃً روزہ ایک بہت ہی بابرکت عبادت ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

اجتماع مجلس انصار اللہ برطانیہ 2006ء سے اختتامی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ (الفاتحہ)۔ فَلَمَّا اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْ اِلَى اللّٰهِ ۔قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۔ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ۔
وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔ (ال عمران:۵۳)۔ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔ (التوبۃ:۱۰۰)۔ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْ
اِلَى اللّٰهِ۔قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ وَ كَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ۔ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ۔ (الصف:۱۵)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ انصار کو مخاطب کرتے ہوئے اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی یا یہ وضاحت کی تھی کہ قرآن کریم میں انصار کا لفظ ماننے والوں کیلئے دو جگہ استعمال ہوا ہے۔ ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے متعلق اور ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ کے متعلق یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ یہ ایک بڑا اہم نقطہ ہے۔ اگر انصار اس پر غور کریں تو مجلس انصار اللہ جماعت کا ایک انتہائی فعال حصہ بن سکتی ہے۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اگر جائزہ لیں کہ ہم کس حد تک اس پر عمل کر رہے ہیں تو آپ کو خود ہی احساس ہوگا کہ ابھی بہت بڑا وسیع میدان خالی پڑا ہے۔

قرآن کریم میں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تعلق میں انصار کا ذکر آتا ہے وہاں ایک جگہ تو خود حضرت عیسیٰ قوم کے آپ کی تعلیم پر انکار اور عبادتوں کی طرف توجہ پر انکار کا سن کر بڑے درد سے اعلان کرتے ہیں کہ اکثریت تو ان حکموں پر عمل کرنے اور میری بات سننے سے انکاری ہے کیا تم میں سے کوئی خوش قسمت ہے جو اللہ کا پیغام پہنچانے اور اس کے حکموں پر عمل کرنے میں میرا معاون و مددگار بن جائے۔ اس پر حواریوں نے کہا کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں اور ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر مکمل ایمان لاتے ہوئے اطاعت اور فرمانبرداری میں صفِ اوّل میں شمار ہوتے ہیں۔ پھر دوسری جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مکمل ایمان لائے اور اس نبی ﷺ کے حکموں پر عمل کرتے ہیں۔ پھر اس دعویٰ کی ایک صورت اس زمانے میں پیدا ہوئی جب ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اس زمانہ کے امام کو مان کر ہم اس کی جماعت میں شامل ہوئے ہیں، اس کی باتوں پر مکمل عمل کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔ پھر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی طرح اس طرف بلایا گیا کہ دین کی اشاعت اور اس کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کیلئے میرے مددگار بن جاؤ اور یہ کام تم اس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک تمہارا ایمان مضبوط نہ ہو تو صرف اتنا کہہ کر کہ ہم نے زمانہ کے امام کو مان لیا ہے یا آنحضرت ﷺ کے زمانہ کی اگر بات ہو رہی ہے تو آنحضرت ﷺ کے صحابہ نے صرف اتنا نہیں کہا تھا کہ ہم آپ پر ایمان لے آئے بلکہ قربانیوں کے اعلیٰ معیار بھی قائم کئے اور اس زمانہ میں بھی یہ نہیں ہوگا کہ صرف اتنا کہہ دینے سے کہ ہم نے امام کو مان لیا ہے تو ایمان حاصل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مثال دے کر بتا دیا ہے کہ اعراب کہتے ہیں، دیہاتوں کے رہنے والے کہتے ہیں کہ اٰمَنَّا ہم ایمان لے آئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے نبی ﷺ ان کو بتا دے کہ یہ ابھی تمہارا دعویٰ ہے کہ تم ایمان لے آئے، تم یہ تو کہہ سکتے ہو کہ اَسْلَمْنَا کہ ہم نے فرمانبرداری قبول کر لی ہے۔ پس یہ اَسْلَمْنَا کی حالت اٰمَنَّا میں تب داخل ہوگی جب اپنا کچھ بھی نہیں ہوگا اور سب کچھ خدا تعالیٰ کی خاطر ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔ جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کیلئے اختیار کرتے اور اسکی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بُت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمالِ فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دور تر لے جاتے ہیں۔''

(تبلیغ رسالت جلد دھم صفحہ 103، تفسیر مسیح موعودؑ جلد چھارم صفحہ 226,225)

تو ایک ناصر جو چالیس سال کی عمر سے اوپر جا چکا ہے، جس کی سوچ میں گہرائی آ جانی چاہئے، جس کو اپنی عمر کے بڑھنے کے ساتھ اپنی زندگی کے کم ہونے کا احساس ہو جانا چاہئے، جس کو اللہ کا خوف پہلے کی نسبت زیادہ ہونا چاہئے، جو آنحضرت ﷺ پر کامل ایمان لاتے ہوئے آپ کے مسیح اور مہدی علیہ السلام کی جماعت میں بھی شامل ہو چکا ہے، اس کے اللہ کے مددگار بننے کے معیار بہت بڑھ جانے چاہئیں۔ ہر وقت یہ ذہن میں رہنا چاہئے کہ ہم نے خدا کی رضا حاصل کرنی ہے۔ تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنا ہے، جہاں ہر وقت یہ خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ

کے حکموں سے رتی بھر بھی ادھر اُدھر نہیں ہونا۔ گو یہ بہت مشکل کام ہے لیکن ایک مومن کا یہی کام ہے کہ اس طرف توجہ رہے اور پھر ایسے شخص کو جس نے انصار اللہ ہونے کا عہد کیا ہے، ایمان کا یہ اعلیٰ معیار اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی محبت سب محبتوں پر حاوی ہو جائے، نہ مال کی محبت ہو نہ اولاد کی محبت ہو، نہ کسی اور چیز کی محبت ہو۔ یہ معیار ہے جو ایک خالص مومن کو حاصل کرنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔"

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 309)

تو دیکھیں یہ ایمان کا معیار ہے اور جیسا کہ میں نے کہا جب انسان اس عمر میں داخل ہوتا ہے جب آئندہ زندگی تھوڑی نظر آتی ہے یا آ رہی ہوتی ہے تو کس قدر اس امر کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ ہمارا نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کا نعرہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے لگایا ہوا نعرہ ہو اور ہمارا ہر قدم جو اس راہ میں اٹھے وہ اللہ تعالیٰ کے قریب تر لے جانے والا قدم ہو، وہ صدق سے اٹھا ہوا قدم ہو، سچائی اس میں سے پھوٹ رہی ہو۔ اللہ کی عبادتوں کی طرف بھی ہماری نظر ہو اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے کیلئے ہر قربانی دینے کیلئے تیار رہنے کی طرف بھی ہماری توجہ ہو اور اخلاق کے اعلیٰ معیار بھی ہم قائم کر رہے ہوں، حقوق العباد کی ادائیگی بھی ہمارا مطمع نظر ہو اور اپنے اپنے دائرے میں اعلیٰ اخلاق کو پھیلانے اور حقوق العباد ادا کرنے کی طرف ہماری بھرپور کوشش ہو اور ان سب امور میں جن میں اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی شامل ہیں اور حقوق العباد بھی شامل ہیں ہمارے سے غفلت نہ ہو، کبھی ہم سستی دکھانے والے نہ ہوں۔ جب یہ خصوصیات ہم میں پیدا ہو جائیں گی تو پھر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے اپنے عہد کو نبھاتے ہوئے ان لوگوں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کی ہے جو آنحضرت ﷺ کے صحابہ کہلاتے ہیں اور جنہوں نے اپنی روشن اور چمکدار مثالیں اس عہد کے نبھانے کیلئے قائم کی ہیں۔ یہ دو طرح کے لوگ تھے ایک گروہ مہاجر کہلایا اور ایک گروہ انصار کہلاتا ہے۔ جہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی طرح انصار بننے کا سوال ہے، آنحضرت ﷺ کے صحابہ کو اللہ تعالیٰ کا حکم ملا کہ کُوْنُوْا اَنْصَارَ اللّٰہِ کہ تم اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار بن جاؤ، تو کیا مہاجرین اور کیا انصار سب ہی اس اعزاز کو پانے کی دوڑ میں شامل ہو گئے اور وہ کارہائے نمایاں دکھائے، ایسے ایسے کام کئے کہ ان کو دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے۔ یہ سب کچھ جو ہم غیر معمولی قربانیوں کے معیار اور اپنی حالتوں کو یکسر بدلنے کے نظارے صحابہ میں دیکھتے ہیں یہ اللہ اور اس کے رسول سے غیر معمولی محبت کی وجہ سے تھا، جو محبت صحابہ کے ایمانوں کی ترقی نے پیدا کر دی تھی۔ ان کی عبادتوں کے معیار بھی ایسے تھے کہ جس کا کوئی مقابلہ نہیں، ان کے دین کی خاطر جان مال، وقت کی قربانی کے معیار بھی ایسے تھے کہ جن کا کوئی مقابلہ نہیں، ان کی آپس کی محبت اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے کے معیار بھی ایسے تھے کہ حیرت ہوتی ہے اور یہ لوگ ایسے تھے جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔ (التوبہ:100)

اور مہاجرین اور انصار میں سبقت لے جانے والے اولین اور وہ لوگ جنہوں نے حسن عمل کے ساتھ ان کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے اور اس نے ان کیلئے ایسی جنتیں تیار کیں ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ اس میں رہنے والے ہیں۔ یہ بہت عظیم کامیابی ہے۔

پس یہ لوگ ہیں جو ہمارے لئے مثال اور نمونہ کے طور پر پیش کئے گئے ہیں جنہوں نے اپنا ہر عہد نبھایا اور اللہ تعالیٰ کے انعاموں اور جنتوں کے وارث ٹھہرے۔ یہاں میں ان میں سے ایک گروہ جو انصار کہلاتے ہیں کا کچھ ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے جب تک آنحضرت ﷺ ہجرت کر کے مدینہ نہیں آ گئے تھے، آنحضرت ﷺ کی صحبت سے اس طرح فیض نہیں پایا تھا جس طرح مکہ کے ابتدائی مسلمانوں نے فیض پایا اور ایمان میں ترقی کی۔ لیکن ہجرت کے وقت جب آنحضرت ﷺ نے مؤاخات کا سلسلہ شروع کیا، ایک دوسرے کے بھائی بنائے تو انصار نے مہاجر بھائیوں کیلئے حقوق العباد کی اعلیٰ ترین مثال قائم کرتے ہوئے اپنی جائیدادوں میں سے نصف حصہ ان کو دیدیا، اپنی آمدنیوں میں سے نصف حصہ ان کو دے دیا، ہر چیز بانٹ کر کھانے لگ گئے اور پھر جب آنحضرت ﷺ کی صحبت کا اثر ہوا، قوتِ قدسیہ کا اثر ہوا تو اَسْلَمْنَا سے آمَنَّا کا ادراک پیدا ہوا۔ جنگ بدر میں انصاری سردار نے کیا خوبصورت جواب دیا جب آنحضرت ﷺ ہر ایک سے مشورہ کر رہے تھے تو ہر دفعہ جب آنحضرت ﷺ پوچھتے تھے کہ کس طرح جنگ لڑی جائے تو مہاجرین ہمیشہ کھڑے ہو کر کہتے تھے کہ ہم حضور ﷺ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے لیکن آنحضرت ﷺ پھر یہی سوال دہراتے جاتے تھے کہ مشورہ دو۔ اس پر ایک انصاری سردار نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ حضور کا ارشاد یا اشارہ شاید ہماری طرف ہے، آپ نے فرمایا ہاں۔ تو انصاری سردار نے عرض کی کہ پھر ہمارا جواب یہ ہے کہ آپ سے پہلا معاہدہ آپ کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے ہوا تھا اور وہ آپ کی حفاظت اس صورت میں کرنے کا تھا کہ اگر مدینہ میں دشمن آپ پر حملہ کرے تو ہم آپ کی حفاظت کریں گے اور مدینہ سے باہر نکل کر حفاظت کی ذمہ داری ہم نہیں لے سکتے۔ لیکن اب آپ بدر کے میدان میں کھڑے ہیں (مراد جنگ بدر کا واقعہ ہے)، مدینہ سے باہر ہیں تو ہمارے سے ہماری رائے پوچھ رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اسی لئے میں پوچھ رہا ہوں۔ تو انصار سردار نے عرض کیا کہ جب یہ پہلا معاہدہ ہوا تھا تو اس وقت ہم آپ کے پیارے وجود اور پیاری

تعلیم سے پوری طرح واقف نہیں تھے۔ اب حقیقت ہم پر مکمل طور پر کھل گئی ہے، ہر طرح سے روشن ہوگئی ہے۔ اب اے اللہ کے رسول ﷺ اس معاہدہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اب ہم موسیٰ کے ساتھیوں کی طرح یہ جواب نہیں دیں گے فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّکَ فَقَاتِلَا اِنَّا ھٰهُنَا قَاعِدُوْنَ (المائدہ:25) کہ تو اور تیرا رب جا کر دشمن سے لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ نہیں بلکہ ہمارا جواب بھی وہی ہے جو مہاجرین دے چکے ہیں کہ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے، آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور ہماری لاشوں کو روندے بغیر دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا، اگر آپ کہیں تو ہم لوگ سمندر میں بھی گھوڑے دوڑا دیں۔ عرب چونکہ ریگستان میں رہنے والے تھے، سمندر کافی فاصلے پر تھا، پانی سے وہ لوگ ڈرتے تھے اس کو جانتے نہیں تھے، ایک خوف تھا۔ لیکن اس ایمان نے اتنی جرأت پیدا کر دی کہ آپ کہیں تو ہم سمندر میں بھی گھوڑے دوڑا دیں گے۔ تو یہ تھا فدائیت کا نمونہ جو وہ انصار نے آپ ﷺ کی قوت قدسی سے فیض پانے کے بعد دکھایا۔

پھر جنگ اُحد میں انصار کا نمونہ بھی دیکھیں کہ ایک انصاری جو قریب المرگ تھے، زخموں سے چُور تھے، جب ان سے کسی نے پوچھا کہ تمہاری کوئی آخری خواہش رشتہ داروں کو پہنچانے کیلئے، تمہارا کوئی پیغام ہے؟ تو انہوں نے نہ اپنے بچوں کی فکر کا اظہار کیا، نہ اپنی بیوی کی فکر کا اظہار کیا، فکر تھی تو آنحضرت ﷺ کی اور کہا کہ میرے رشتہ داروں کو یہ پیغام پہنچا دینا کہ وہ تمہیں سلام کہتا تھا اور کہتا تھا کہ میں تو مر رہا ہوں لیکن اپنے پیچھے تمہارے سپرد خدا تعالیٰ کی ایک مقدس امانت کر کے جا رہا ہوں۔ میں جب تک زندہ رہا اس مقدس امانت کی حفاظت کرتا رہا اپنی جان کی بھی کچھ پرواہ نہیں کی، اب میں تم سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ اگر تمہیں میرے آخری الفاظ کا پاس ہے تو اگر تمہیں اپنی جانوں کے نذرانے بھی دینے پڑے تو اس رسول ﷺ کی حفاظت کرنا۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں کو اور رشتہ داروں کو پیغام بھیجا کہ میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگوں میں آنحضرت ﷺ کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اور آپ لوگ کبھی بھی اپنی جانوں کی پرواہ نہیں کریں گے۔ تو یہ تھے ان ایمان میں سبقت لے جانے والوں کے نمونے۔ جب نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ کا اعلان کیا تو اپنا سب کچھ اللہ، رسول اور اس کے دین پر نچھاور کر دیا۔ پس یہ نمونے ہیں جو آج آپ انصار اللہ کہلانے والوں نے دکھانے ہیں۔

پس جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا کہ انصار اللہ کے الفاظ پر غور کریں، اس عہد پر غور کریں جو آپ اپنے اجلاسوں اور اجتماعوں میں پڑھتے ہیں۔ آج آپ سے تلوار چلانے کا مطالبہ نہیں کیا جا رہا، جنگ میں اپنے آپ کو جھونکنے کا مطالبہ نہیں کیا جا رہا، توپوں اور گولوں کے سامنے کھڑے ہونے کا مطالبہ نہیں کیا جا رہا۔ مطالبہ ہے تو یہ ہے کہ اللہ کے حقوق ادا کرو، اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرو۔ اپنی عبادتوں کے وہ نمونے قائم کرو جو خدام کیلئے بھی مثال بن جائیں اور اطفال کیلئے بھی مثال بن جائیں، وہ تمہاری بیویوں کیلئے بھی مثال بن جائیں اور تمہاری بچیوں کیلئے بھی مثال بن جائیں۔ تمہاری مالی قربانیاں بھی ایسی ہوں جن کے نمونے سے دوسرے بھی فائدہ اٹھائیں۔

پرسوں جمعہ کو جو میں نے یوکے کی بعض جماعتوں کا جائزہ پیش کیا تھا، اس جائزہ کو آپ لوگوں کو جھنجھوڑ دینا چاہیے۔ عموماً اچھی کمائی کا وقت اور بہتر آمد کا وقت 40 سال سے 60 سال تک کی عمر کا ہوتا ہے۔ اپنے وعدوں کو دیکھیں، اپنے عہدوں کو دیکھیں، اپنے اس عہد کو دیکھیں اور پھر اپنی قربانی کے معیاروں کو دیکھیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ جو تم اپنے پر خرچ کر لیتے ہو یا اللہ کی راہ میں جو تم نے خرچ کر دیا وہی بچا ہے، جو تم بچا کر چلے گئے ہو وہ تمہارے کسی کام کا نہیں، وہ تمہارا نہیں۔ لیکن اپنے پر خرچ کرنے کی بھی حدیں مقرر ہیں کہ اعتدال سے خرچ کرو، جائز خرچ کرو۔ جمعہ پر جو میں نے مالی جائزہ پیش کیا تھا اس میں پاکستانی احمدیوں کی قربانی سب سے زیادہ تھی۔ گزشتہ سال سے کُل قربانی میں اضافہ بھی ان کا سب سے زیادہ تھا اور ان کے گزشتہ سال کی نسبت اضافہ بھی بہت زیادہ تھا۔ آپ لوگوں کی اکثریت جو اس وقت میرے سامنے بیٹھی ہے وہیں سے آئی ہوئی ہے۔ کیا وجہ ہے کہ جب آپ وہاں ہوتے ہیں تو باوجود خراب حالات ہونے کے قربانیاں کرتے ہیں، یہاں آتے ہیں تو دوسری ضروریات کا خیال آ جاتا ہے؟ پس اس طرف توجہ دیں۔ آج اس وقت اس دور میں آپ یہاں جو معیار قائم کریں گے وہی اس جماعت کی مثال بن جائے گی۔ جتنے بلند معیاروں تک آپ آئندہ نسلوں کو لے جانا چاہتے ہیں انہیں بلند معیاروں کو آپ کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے ٹارگٹ مقرر کرنے ہوں گے۔ پس آئندہ نسلوں کو ان قربانیوں کی طرف توجہ دلانے کیلئے بھی آپ کو اپنی قربانیوں کے معیار بڑھانے ہونگے۔

یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ تحریک جدید میں شمولیت میں بھی بہت گنجائش ہے اس طرف بھی بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ بعض جماعتوں میں نصف سے بھی زائد ایسے لوگ ہیں جو تحریک جدید میں شامل نہیں ہوئے۔ شاید اسی طرح وقف جدید میں بھی ہو تو انصار یہ ذمہ داری اب لیں کہ تعداد کو بڑھانے میں آپ نے اپنا ایک کردار ادا کرنا ہے۔ پہلے انصار اللہ اپنا جائزہ لیں کہ وہ سو فیصدی تحریکات میں شامل ہیں۔ پھر اپنے بیوی بچوں کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔

جب ان قربانیوں کی طرف توجہ ہوگی تو پھر نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ کا نعرہ لگانے کے بعد آپ کا ایک بہت بڑا کام جیسا کہ آپ کے عہد میں بھی ہے، خلافت کی حفاظت کرنا ہے۔ دعائیں کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے فرائض کی مکمل ادائیگی کرتے ہوئے اپنے اور اپنے بیوی بچوں میں خلافت کی مکمل اطاعت کی روح پیدا کریں۔ اس جذبے کو بڑھائیں، سطحی نظر سے نہ دیکھیں کہ مومنین کی جماعت سے انعام کا وعدہ ہے۔ ان الفاظ پر غور کریں کہ کن سے خلافت کا وعدہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی اس انعام کے جاری رہنے کا وعدہ ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ جاری رہے گا اور ضرور جاری رہے گا لیکن جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا کہ اپنے معیار ایسے بلند کریں جو ایک حقیقی مومن کے ہونے چاہئیں تا کہ آپ بھی انہی لوگوں کی صف میں شامل رہیں جن سے اس انعام کا وعدہ ہے۔ اپنے بچوں کی صرف دنیاوی تعلیم پر ہی نظر نہ رکھیں بلکہ ان کو گھروں میں بھی دینی ماحول مہیا کریں۔ اپنے

بقیہ صفحہ ۲۰ پر جاری ھے

صحابہؓ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(محمود احمد ملک)

اس دنیا میں عشق و محبت کی بے شمار داستانیں پھیلی ہوئی ہیں لیکن ایک داستان ایسے بے مثال عشاق کی بھی ہے، جنہوں نے اپنے خون سے صحرائے عرب میں ایسی لازوال تاریخ رقم کی جس نے قیامت تک ایک روشن مثال کی صورت میں قائم رہنا تھا، اُن خاک نشینوں کا سا عاشق کبھی کسی نے کسی اَور دَور میں نہیں دیکھا ہوگا جنہوں نے اپنے آقا کی غلامی اس طور پر نبھائی کہ اس کے بعد ایسی غلامی کو بھی احترام کی نظر سے دیکھا جانے لگا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اصحابؓ نے آپؐ سے اس طرح ٹوٹ کر محبت کی کہ گویا محبت کرنے کا حق ادا کر دیا گیا۔ جہاں آپؐ کا پسینہ گرا، وہاں انہوں نے اپنے خون کی ندیاں بہادیں، جب آپؐ نے مالی مطالبہ کیا تو وہ اپنے گھروں سے ضرورت کی چیزیں تک اٹھالائے اور آپؐ کے قدموں میں رکھ دیں، جب بھی اُنہوں نے کسی قربانی کی خاطر اپنے آقا کی آواز سنی، وہ آپؐ کی محبت میں لبیک لبیک پکارتے ہوئے حاضر ہوگئے۔

قربانیوں کی یہ عظیم الشان داستانیں اس لئے نہیں تھیں کہ آنحضور ﷺ بہت مالدار تھے یا آپؐ بہت بڑی سیاسی شخصیت کے مالک تھے کہ آپؐ سے عربوں کے ظاہری دنیاوی فوائد وابستہ نظر آتے تھے۔ بلکہ یہ غیر معمولی محبت، بلاشبہ آنحضور ﷺ کی زبردست قوت قدسیہ کی وجہ سے تھی جس کی بنیاد آپؐ کی بے مثال روحانی اور اخلاقی قوت تھی۔ اسی طاقت نے آپؐ کو اپنے صحابہؓ کا محبوب ترین بنادیا تھا اور وہ آپؐ کی خاطر ہر قربانی پیش کرنے کے لئے نہ صرف بخوشی تیار رہتے تھے بلکہ اس سعادت کو حاصل کر لینے کے لئے کوشاں نظر آتے تھے۔ آپؐ کی محبت میں وہ دنیا کی ہر ذلّت کو اپنے نام لکھ لینے پر تو تیار تھے لیکن آنحضور ﷺ کے اسم مبارک پر حرف آتا ہوا نہیں دیکھ سکتے تھے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسے ہی بعض واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

''رسول کریم ﷺ کے ایک صحابی تھے، ان کو فریب سے کفار نے گرفتار کر لیا اور چونکہ ان کے ہاتھ سے مکہ والوں کا کوئی عزیز مارا گیا تھا اس لئے گرفتار کر کے انہیں مکہ والوں کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ انہوں نے چاہا کہ اپنے اس عزیز کے بدلے اس صحابی کو تکلیفیں دیدے کر مار دیں۔ چند دن انہیں قید میں رکھا اور جب ایک دن انہوں نے چاہا کہ آپ کو شہید کر دیں اور قتل کی تیاری کرنے لگے تو اس وقت انہوں نے یہ سمجھ کر کہ یہ بہت ڈرا ہوا ہوگا۔ اس صحابی سے پوچھا کہ کیا تمہارا دل چاہتا ہے کہ اس وقت محمد (ﷺ) تمہاری جگہ ہوتے اور تم آرام سے مدینہ میں اپنے بیوی بچوں میں بیٹھے ہوئے ہوتے۔ انہوں نے کہا تم تو یہ کہتے ہو کہ کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ حضرت محمد ﷺ یہاں ہوں اور میں مدینہ میں اپنے بیوی بچوں میں آرام سے بیٹھا ہوا ہوں مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ میں اپنے گھر میں آرام سے بیٹھا ہوا ہوں اور محمد ﷺ کو مدینہ کی گلیوں میں چلتے ہوئے کوئی کانٹا بھی چبھ جائے۔

اب دیکھو اس صحابی کو اپنی تکلیف اس وقت یاد نہ رہی بلکہ رسول کریم ﷺ کی محبت اور آپؐ کے عشق میں مدہوش ہونے کی وجہ سے آپؐ کی ایک خیالی تکلیف نے اسے بے چین کر دیا۔

اسی طرح اور ہزاروں واقعات صحابہ کی زندگی میں ملتے ہیں۔ مثلاً میں نے کئی دفعہ سنایا ہے کہ احد کی جنگ میں ایک صحابی سخت زخمی ہوئے یہاں تک کہ ان کی موت کا وقت بالکل قریب آگیا اتفاقاً ایک صحابی جو زخمیوں کی دیکھ بھال میں مشغول تھے ان کے پاس پہنچے اور پوچھا کہ گھر میں کوئی پیغام دینا ہے تو مجھے دیدو۔ تم خود ہی سوچو ایسی تکلیف کی گھڑی میں لوگ کس طرح کراہتے اور چیختے چلاّتے ہیں ہائے میں مر گیا۔ ہائے کوئی دوائی دینے والا بھی نہیں۔ یہی الفاظ ہوتے ہیں جوان کے منہ سے نکل رہے ہوتے ہیں۔ مگر وہاں نہ مرہم پٹی کا کوئی سامان ہے نہ ڈاکٹر ہیں نہ دوائیاں ہیں نہ سٹریچر ہیں۔ نہ ہسپتال ہیں نہ پچکاریاں ہیں نہ مشک اور عنبر ہیں۔ پتھریلی زمین میں پڑا ہوا ایک انسان خاک وخون میں تڑپ رہا ہے وہ جانتا ہے کہ میں عنقریب مرنے والا ہوں اس کی تکلیف اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ جس کی شدت کا اس امر سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ایک تندرست انسان بھی مٹی پر لیٹے تو اسے نیچے سے کنکر وغیرہ چبھتے ہیں مگر وہ زخمی تھا اور سر سے لے کر پیر تک زخمی تھا اور اس زمین میں تڑپ رہا تھا جو پتھریلی تھی اور جس پر جابجا کنکر اور پتھر پڑے ہوئے تھے اس کا جسم اس وقت ٹکڑے ٹکڑے تھا اور اس کی روح عنقریب اپنے جسم خاکی سے پرواز کرنے والی تھی کہ ایسی نازک حالت میں ایک صحابی آتا ہے اور اس سے پوچھتا ہے۔ بھائی! کوئی حاجت ہے تو بتادو۔ وہ اپنے ہاتھ آگے بڑھاتا اور اس سے مصافحہ کرتا ہے اور کہتا ہے۔ میں دل میں یہی خواہش کر رہا تھا کہ کاش! اس وقت کوئی مسلمان ملے جو میرا ایک پیغام میرے رشتہ داروں تک پہنچادے سو خدا کا شکر کہ تم آگئے۔ لو سنو! میرا یہ پیغام میرے عزیزوں تک پہنچا دینا کہ اے میرے عزیزو! محمد ﷺ خدا تعالیٰ کی ایک بہترین امانت ہیں۔ جب تک ہم زندہ رہے ہم نے اس امانت کو سنبھال کر رکھنے کی کوشش کی۔ اب ہم چلے ہیں اور وہ امانت تمہارے سپرد ہو رہی ہے، میں امید کرتا ہوں کہ تم اپنی جانیں قربان کر کے بھی اس امانت کی حفاظت کرو گے اور یہ کہہ کر ان کی جان نکل گئی۔

اب دیکھو سخت کنکریلی اور پتھریلی زمین پر ایک زخمی انسان پڑا ہے۔ وہ سر سے لے کر پیر تک زخمی ہے۔ وہ انتہائی تکلیف میں مبتلا ہے وہ موت کے قریب پہنچ چکا ہے۔ اس کا تمام خون اس کے جسم سے نکل چکا ہے۔ مگر ایسی حالت میں بھی اسے اپنی تکلیف کا خیال نہیں آتا۔ اگر آتا ہے تو یہی کہ محمد ﷺ جو مدینہ میں اپنے دوستوں اور خیر خواہوں میں جائیں گے ان کی حفاظت اور اطاعت میں کوئی کمی نہ ہو۔ تو عشق اور محبت میں انسان اپنی تکلیف کو بھی معمولی سمجھتا اور اپنے محبوب کی خیالی تکلیف کو بھی بہت بڑا سمجھتا ہے مگر جہاں عشق نہ ہو۔ وہاں انسان دوسرے کی بڑی سے بڑی تکلیف بھی محسوس نہیں کرتا''۔

(خطبات محمود جلد دوم صفحہ ۲۱۶۔۲۱۵)

حضرت مصلح موعودؓ نے جس صحابی کا پہلے ذکر کیا ہے اُن کا اسم گرامی حضرت زیدؓ بن دشنہ تھا۔ اُن کو ظالم قریش نے دھوکے سے گرفتار کیا اور جب آپؓ کو مقتل میں لے جایا گیا تو ابوسفیان نے آپؓ سے پوچھا کہ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ آج تمہاری جگہ محمدؐ ہوتے اور تم اپنے گھر میں آرام سے بیٹھے ہوتے۔ حضرت زیدؓ نے تڑپ کر جواب دیا: خدا کی قسم! مجھے تو یہ بھی گوارا نہیں کہ محمد ﷺ کو ایک کانٹا بھی چبھ جائے اور میں اپنے اہل وعیال میں آرام سے بیٹھا رہوں۔

واقعۃً بات یہی تھی کہ صحابہؓ کو اپنے آرام کے وقت میں جب بھی آنحضور ﷺ کی تکلیف کا خیال آتا تو اُن کا آرام ہی اُن کے لئے ایک ابتلاء بن جاتا۔ چنانچہ آپؐ کے ایک عاشق صادق کا یہ واقعہ تاریخ میں محفوظ ہے کہ جب مسلمان غزوۂ تبوک کے لئے روانہ ہو چکے تھے۔ گرمی کی شدت تھی اور دُور دراز کا سفر درپیش تھا۔ ایسے میں ایک صحابی کہیں باہر سے واپس مدینہ پہنچے۔ گھر میں اُن کی دو بیویوں نے دو سائبان تیار کر کے چھڑکاؤ کر رکھا تھا اور ٹھنڈے پانی اور کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ آپؓ گھر میں داخل ہونے لگے تو سائبان کی دہلیز پر ہی کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کے سفر جہاد کی صعوبتوں کو ذہن میں لا کر بے ساختہ کہا کہ خدا کا رسولؐ تو باہر دھوپ، لُو اور گرمی میں ہو اور مَیں ...... بخدا میں کسی ایک کے سائبان میں بھی داخل نہیں ہوں گا میں تو آنحضور ﷺ کے پیچھے جاتا ہوں۔ چنانچہ وہیں سے پلٹے اور محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت میں سرشار ہو کر آپؐ کے سرفروشوں میں آشامل ہوئے۔

حضرت عائشہؓ کے بارہ میں آتا ہے کہ جب آنحضور ﷺ کی وفات کے بعد ایک بار اُن کو باریک آٹے کی روٹی پیش کی گئی تو وہ اس خیال سے آبدیدہ ہو گئیں اور کھانا تناول نہ فرما سکیں کہ آنحضور ﷺ کو ساری زندگی چھنے ہوئے آٹے سے تیار کی گئی روٹی نہیں ملی۔

حضرت اویس قرنیؒ اگرچہ آنحضور ﷺ کی صحبت سے فیض یاب نہیں ہو سکے تھے لیکن آپؐ کی محبت کا یہ عالم تھا کہ جب یہ علم ہوا کہ جنگ احد میں آنحضور ﷺ کے دو دانت شہید ہو گئے ہیں تو آپؒ نے اپنے دانت بھی پتھر مار مار کر توڑ دیئے اور اپنے آقا کے اُن دیکھے دکھ میں شریک ہو گئے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے مذکورہ اقتباس میں دوسرا واقعہ جس خوش نصیب صحابی کا بیان فرمایا ہے، وہ حضرت سعدؓ بن ربیع تھے۔ جنگ اُحد کے معاً بعد جب وہ آنحضور ﷺ کو نظر نہیں آئے تو آپؐ نے حضرت سعدؓ بن ربیع کا پتہ کروانے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ ایک انصاری اُن کی تلاش میں نکلے اور زخمیوں اور نعشوں کے پاس پھرتے ہوئے زور زور سے اُن کا نام لے کر آوازیں دینے لگے لیکن کافی دیر تک جب کوئی جواب نہ ملا تب انہوں نے بلند آواز سے کہا کہ ''اے سعد! مجھے آنحضرت ﷺ نے آپ کی خبر لانے کے لئے بھیجا ہے''۔ یہ کہنا تھا کہ ایک نحیف آواز آئی۔ انصاری نے آواز کی طرف توجہ کی تو دیکھا کہ سعدؓ موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ ایسے موقع پر سعدؓ نے دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے اپنے بیوی بچوں یا اہل وعیال کے لئے کوئی دنیاوی پیغام نہیں چھوڑا بلکہ ایسے وقت میں بھی یہی پیغام دیا کہ آنحضورؐ کی خدمت میں سلام عرض کرنا ...... پھر فرمایا کہ میری قوم کو بھی سلام دینا اور کہنا کہ اگر تمہارے جیتے جی رسول اللہ کو کوئی گزند پہنچی تو خدا کے سامنے تمہارا کوئی عذر قبول نہ ہوگا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنحضور ﷺ سے محبت تو تھی ہی ایسی بے مثال جس کا آنحضور ﷺ نے بھی بار ہا اظہار فرمایا۔ آپؓ حضورؐ کی خدمت کا موقع ملنے پر کبھی کوتاہی نہ برتتے بلکہ حضورؐ کی خدمت کی سعادت حاصل ہونے کے لئے ہمہ وقت بے قرار رہا کرتے۔ آنحضور ﷺ کو جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کر جانے کی اجازت ملی تو آپؐ حضرت ابوبکرؓ کے پاس تشریف لائے اور یہ خبر پہنچائی۔ حضرت ابوبکرؓ نے لمبے تکلیف دہ اور خطرات سے پُر سفر کی پرواہ کئے بغیر بے ساختہ عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بھی اپنے ساتھ لے جائیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا: ''ضرور''۔ یہ سن کر آپؓ اتنے خوش ہوئے کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ پھر اس سفر کے دوران آپؓ نے اپنی جان پر کھیل کر آنحضور ﷺ کی محبت کا حق جس طرح ادا کرنے کی کوشش کی، وہ واقعات تاریخ اسلام کا زرّیں باب ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ کو ایک بار قریش نے اس قدر مارا کہ آپؓ کے قریب المرگ ہونے میں کسی کو شبہ نہ رہا۔ لیکن جب بھی آپؓ کو ہوش آیا تو آپؓ کے منہ سے یہی جملہ نکلا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا کیا حال ہے؟

آپؐ کی محبت رسولؐ کا ایک نظارہ اُس وقت دکھائی دیتا ہے جب قریش کا سفیر، عروہ، صلح حدیبیہ کے موقع پر آنحضور ﷺ سے ملاقات کے لئے آیا تو گستاخی سے صحابہؓ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آنحضور ﷺ سے بولا کہ اگر قریش کو غلبہ مل گیا تو انہیں (صحابہؓ کو) بھاگتے دیر نہیں لگے گی۔ حضرت ابوبکرؓ نے فوراً جواب دیا: جاؤ جاؤ لات کے پجاریو! کیا ہم بھاگ جائیں گے! کیا ہم رسول اللہ کو چھوڑ جائیں گے!؟۔ چنانچہ اسی عروہ نے واپس جا کر قریش سے کہا کہ اے میری قوم! میں قیصر، کسریٰ اور نجاشی کے درباروں میں گیا ہوں، خدا کی قسم! جتنی عزت محمدؐ کے اصحابؓ اس کی کرتے ہیں اتنی عزت میں نے کسی بادشاہ کی، اس کے ساتھیوں کو کرتے نہیں دیکھا۔ جب وہ وضو کرتے ہیں تو صحابہؓ بچے کھچے پانی کے حصول کے لئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں، اُن کے سامنے دھیمی آواز اور جھکی نظروں سے گفتگو کرتے ہیں۔

حضرت ابوایوب انصاریؓ ایسے عاشق رسول تھے جو مدینہ کے متمول افراد میں شامل تھے۔ آپؓ ہی وہ خوش نصیب صحابی تھے جنہیں ہجرت کے بعد آنحضور ﷺ کی مہمان نوازی کا شرف حاصل ہوا۔ آپؓ کے مکان کے اوپر تلے دو حصے تھے۔ آپؓ نے اوپر والا حصہ خدمت رسالت میں پیش کیا لیکن آنحضور ﷺ نے اپنی اور ملاقاتیوں کی سہولت کے لئے نچلا حصہ پسند فرمایا۔ ایک رات اوپر والے حصہ کے فرش پر پانی گر گیا تو حضرت ابوایوبؓ انصاری اور اُن کی اہلیہ نے اس ڈر سے کہ کہیں پانی نیچے نہ ٹپک پڑے، اپنا لحاف پانی پر ڈال دیا اور یوں پانی جذب کیا۔

حضرت ابوایوبؓ انصاری کی آپؐ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ آپؓ روزانہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں کھانا بھجوایا کرتے تھے اور جو کھانا بچ کر واپس آتا اُس پر آنحضور ﷺ کی انگلیوں کے نشان دیکھتے اور جس طرف سے آپؐ نے نوش فرمایا ہوتا، وہاں سے ہی کھاتے۔

غزوات میں آنحضور ﷺ کے صحابہؓ کی طرف سے پیش کی جانے والی

قربانیوں پر نگاہ ڈالی جائے تو بلاشبہ یہ بات تسلیم کئے بنا نہیں رہا جا سکتا کہ صحابہؓ تو آنحضور ﷺ کے رُخ انور پر اپنی جانیں وارنے کے لئے تیار بیٹھے تھے اور وہ اپنے جذبات کا اظہار زبانی بھی کرتے تھے اور عملاً میدان جنگ میں دادِ شجاعت دے کر بھی کیا کرتے تھے۔ جنگ بدر کے موقع پر جب آنحضور ﷺ نے صحابہؓ سے اُن کا مشورہ پوچھا تو حضرت مقدادؓ بن اسود نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! ہم موسیٰ کے اصحاب کی طرح نہیں ہیں کہ آپ کو یہ جواب دیں کہ جا تُو اور تیرا ربّ لڑو۔ آپؐ جہاں بھی چاہتے ہیں، چلیں۔ ہم آپؐ کے ساتھ ہیں۔ ہم آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی، ہم آپؐ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے۔ جب تک ہم میں آخری سانس ہے، کوئی آپ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گا''۔ اسی موقع پر حضرت سعدؓ بن معاذ نے انصار کی نمائندگی میں عرض کیا: ''خدا کی قسم جب ہم آپؐ کو سچا سمجھ کر ایمان لائے ہیں اور ہم نے اپنا ہاتھ آپؐ کے ہاتھ میں دیدیا ہے تو پھر آپؐ ہمیں جہاں چاہیں لے چلیں، ہم آپؐ کے ساتھ ہیں۔ اور اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ اگر آپؐ ہمیں سمندر میں کود جانے کو کہیں تو ہم کود جائیں گے اور ہم میں سے ایک فرد بھی پیچھے نہیں رہے گا اور آپؐ انشاء اللہ ہم کو لڑائی میں صابر پائیں گے اور ہم سے وہ بات دیکھیں گے جو آپؐ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے گی''۔

جنگ بدر کے موقع پر ہی عشق کا ایک منفرد واقعہ تب پیش آیا جب ایک صحابیؓ کے برہنہ پیٹ پر آنحضور ﷺ نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا تیر لگا کر مسلمانوں کو صفیں سیدھی کرنے کی ہدایت کی۔ اُس صحابیؓ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ اس تیر کے لگنے سے مجھے تکلیف پہنچی ہے اور میں بدلہ لینا چاہتا ہوں۔ صحابہؓ نے یہ بات سنی تو وہ سنّاٹے میں آ گئے لیکن آپؐ نے فرمایا کہ بدلہ لے لو۔ اُس نے عرض کیا کہ میرے جسم پر جب آپؐ نے تیر لگایا تھا تو کپڑا نہیں تھا۔ یہ بات سن کر دوسرے صحابہؓ شدید غصہ کا اظہار اپنی بے چینی سے کر رہے تھے لیکن آنحضور ﷺ نے فوراً اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھا کر فرمایا بدلہ لے لو۔ وہ صحابیؓ آگے بڑھے اور آپؐ کے جسم مبارک سے لپٹ کر بوسہ لے لیا۔ بعد میں اپنے ساتھیوں سے کہا ممکن ہے یہ میری آپؐ سے آخری ملاقات ہو، میں نے چاہا کہ زندگی کے اس آخری موقع پر میرا جسم آپؐ کے جسم مبارک سے چُھو جائے۔ چنانچہ اس عاشق رسول کی یہ ادا ایسی تھی جو واقعی اُن کی زندگی کے آخری وقت میں اُن سے سرزد ہوئی اور رہتی دنیا تک اُن کی یہ سعادت تاریخ میں محفوظ کر گئی۔

مسلمانوں پر قریش مکہ کی جانب سے مسلّط کی جانے والی دوسری جنگ احد کے میدان میں لڑی گئی۔ اس موقعہ پر کئی بچے بھی شوق جہاد میں اسلامی لشکر میں شامل ہونے کے لئے ہمراہ ہو گئے لیکن آنحضور ﷺ نے اُنہیں بمشکل واپس بھجوایا۔ جب درّہ پر متعین چند نوجوان صحابہؓ کی ناسمجھی کی وجہ سے کفار کے ایک گروہ نے پہاڑ کا چکر لگا کر مسلمانوں کے پیچھے سے غیر متوقع طور پر حملہ کیا تو مسلمانوں کو شدید جانی نقصان اٹھانا پڑا اور کچھ وقت کے لئے اکثر مسلمان صورتحال کو سمجھ ہی نہ پائے۔ کفار نے ایک صحابی کی شہادت سے دھوکہ کھا کر، جو آنحضور ﷺ کے ہم شکل تھے، یہ افواہ پھیلا دی کہ آنحضور ﷺ شہید ہو چکے ہیں۔ یہ افواہ پھیلی تو کئی صحابہؓ حواس باختہ ہو گئے اور سراسیمگی کی حالت میں ہمّت ہار بیٹھے۔ ایسے میں انسؓ بن نضر نے بے ساختہ کہا، اب بھلا آپؐ کے بعد زندگی کس کام کی؟ اٹھو اور اس مقصد کے لئے مَر مٹو جس کے لئے آنحضور ﷺ نے جان دی ہے۔ یہ کہہ کر اکیلے ہی دشمن کی صفوں میں گُھس گئے اور جوانمردی سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ آپؓ کے جسم پر ستر زخم آئے، نعش پہچانی نہ جاتی تھی۔ آپؓ کی ہمشیرہ نے انگلیوں سے پہچانی۔

جنگ احد کے دوران ہی ایک موقع پر جب آنحضور ﷺ دشمن کے نرغہ میں آ گئے تو حضرت زیادؓ بن سکن پانچ انصار کے ساتھ آگے بڑھے۔ پانچوں جانثار یکے بعد دیگرے اپنی جانوں کا نذرانہ دیتے رہے۔ حضرت زیادؓ لہولہان ہو گئے تھے کہ صحابہؓ کی ایک جماعت نے آ کر کفار کو پیچھے دھکیل دیا۔ ایسے میں آنحضور ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا: زیاد کو میرے قریب کر دو۔ چنانچہ شدید زخمی زیادؓ کو قریب کر دیا گیا۔ زیادؓ نے پوری قوّت سے اپنے جسم کو جنبش دی اور اپنا سر اپنے آقاؐ کے قدموں میں رکھ دیا اور اس حالت میں جان دی کہ آپؓ کے گال آنحضورؐ کے قدموں سے پیوست تھے۔

ایسے ہی ایک موقع پر جب دشمن کے حملہ کا رُخ آنحضور ﷺ کی طرف تھا، روایت کے مطابق تیس کے قریب صحابہ پروانوں کی مانند آپؐ کے گرد جمع تھے اور باری باری ہر ایک صحابی حضورؐ کے آگے گھٹنے ٹیک کر، ادب سے اپنی جان نثاری کا اس طرح اظہار کرتا تھا کہ میرا چہرہ، آپؐ کے رُخ انور پر قربان ہو، میرا وجود آپؐ پر نثار ہو، (میرے آقا!) آپؐ پر ہمیشہ ہمیش سلامتی نازل ہوتی رہے۔ پھر اٹھتا اور للکارتے ہوئے دشمن پر حملہ آور ہوتا۔ دشمن کی توجہ کچھ دیر کے لئے آنحضور ﷺ سے ہٹ جاتی۔ اس طرح یہ پروانے باری باری اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتے رہے یہاں تک کہ مسلمان مجاہدوں کی ایک جماعت آنحضور ﷺ کے گرد جمع ہو گئی اور دشمن کو پسپا کر دیا۔

غزوہ احد میں ایک مہاجر قریشی ابوطلحہؓ بھی ان چند جان نثاروں میں شامل تھے جو مسلمانوں کی پسپائی کے وقت آنحضور ﷺ کے گرد جمع ہو گئے تھے۔ انہوں نے آنحضور ﷺ کے چہرہ کی حفاظت کے لئے اپنا ہاتھ بطور ڈھال تیروں کے آگے کر دیا اور اس کے نتیجہ میں اُن کا ہاتھ شل ہو کر ٹنڈا ہو گیا۔ بعد میں کسی نے اُن سے پوچھا کہ جب تیر اُن کے ہاتھ پر لگتے تھے تو کیا اُنہیں تکلیف نہیں ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ تکلیف تو ہوتی تھی اور بہت ہوتی تھی لیکن مجھے یہ خیال رہتا تھا کہ آہ کرنے اور سسکی بھرنے کی وجہ سے کہیں میرے ہاتھ میں ایسی جنبش نہ آ جائے کہ کوئی تیر آنحضور ﷺ کے چہرہ مبارک پر لگ جائے۔

مسلمان عورتیں بھی آنحضرت ﷺ کی محبت میں سرشار تھیں۔ بے شمار صحابیات نے بھی آنحضور ﷺ کی زندگی میں شاندار قربانیاں پیش کرنے کی توفیق پائی۔ حضرت خدیجہؓ کو نہ صرف سب سے پہلے ایمان لانے کی توفیق ملی بلکہ بعد کے حالات میں آپؓ نے آنحضرت ﷺ کا جس طرح خیال رکھا اور کفار کے مظالم کے مقابل پر آپؐ کی جس طرح ڈھارس بندھائی اور حوصلہ دیا، وہ آپؓ کی آنحضور ﷺ سے غیر معمولی محبت کی دلیل ہے۔ آپؓ نے آنحضور ﷺ کا اُس وقت بھی ساتھ دیا جب کفار نے آنحضور ﷺ کو تمام صحابہ کے ساتھ شعب ابی

طالب میں محصور کردیا۔

اسی طرح حضرت فاطمہؓ اگرچہ مکہ میں بہت چھوٹی عمر کی تھیں لیکن آنحضور ﷺ کی محبت میں اس طرح سرشار تھیں کہ کفار کے مظالم کے نتیجہ میں جب آنحضور ﷺ کو کوئی تکلیف پہنچتی تو آپؓ بےقرار ہوجاتیں۔ چنانچہ ایک بار جب خانہ کعبہ میں آنحضور ﷺ نماز ادا فرمارہے تھے تو کفار نے سجدے کی حالت میں کسی ذبح شدہ اونٹنی کی بچہ دانی آپؐ پر ڈال دی۔ جب آنحضور ﷺ اس بوجھ سے اُٹھ نہ سکے تو کفار ہنسنے اور قہقہے لگانے لگے۔ حضرت فاطمہؓ کو جب اس کا علم ہوا تو وہ بےقرار ہوکر وہاں آئیں اور آپؐ کو اس بوجھ سے نجات دلائی۔

حضرت فاطمہؓ کو آنحضرت ﷺ سے اتنی محبت تھی کہ آنحضور ﷺ کی وفات سے ایک روز پہلے آنحضرت ﷺ نے آپؓ کو بلایا۔ پھر آپؓ کے کان میں کچھ کہا تو آپؓ رونے لگیں۔ پھر دوبارہ کچھ کہا تو ہنس پڑیں۔ بعد میں حضرت عائشہؓ کے دریافت کرنے پر بتایا کہ ''پہلی دفعہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مَیں اسی مرض میں انتقال کروں گا، تو مَیں رونے لگی۔ پھر فرمایا کہ میرے خاندان میں سب سے پہلے تم مجھ سے ملوگی، تو مَیں ہنس پڑی''۔ آپؓ کے لئے آنحضرت ﷺ کی وفات کا صدمہ نہایت مشکل تھا۔ چنانچہ آنحضور ﷺ کی وفات کے صرف چھ ماہ بعد قریباً تیس سال کی عمر میں آپؓ بھی وفات پاگئیں۔

آنحضور ﷺ سے محبت کی ایک مثال اُس صحابیہ کی بھی ہے جب جنگ احد سے واپسی پر اُسے اطلاع ملی کہ اُس کا والد، خاوند اور بھائی میدان جنگ میں جامِ شہادت نوش کرچکے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود جب اُس کی نظر آنحضور ﷺ کے چہرہ مبارک پر پڑی تو اپنے ہر غم سے بےنیاز ہوکر وہ بےساختہ کہنے لگی کہ اگر آپؐ بخیریت ہیں تو پھر ہر مصیبت ہیچ ہے۔

آنحضور ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت زیدؓ بن حارث نے تمام رحمی رشتوں کو اپنے آقاؐ کی محبت کے بالمقابل قربان کردیا اور بظاہر آزادی کو آپؐ کی غلامی پر قربان کردیا۔ آنحضور ﷺ نے بھی آپؓ کی محبت دیکھتے ہوئے آپؓ کو آزاد کرکے اپنا بیٹا بنالیا۔ اس واقعہ کی تفصیل یوں ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کے بعد جب انہوں نے اپنے غلام حضرت زیدؓ کو آنحضور ﷺ کو دیدیا تو ایک حج کے موقع پر حارثہ قبیلہ کے لوگ حضرت زیدؓ سے مکہ میں ملے اور انہیں ان کے والدین کی ان سے ملنے کی تڑپ کے بارہ میں بتایا۔ اور واپس جاکر آپ کے والدین کو آپؓ کے بارہ میں آگاہ کیا۔ حضرت زیدؓ کے والد کو جب آپؓ کے ٹھکانہ کا علم ہوا تو وہ اپنے بھائی کے ساتھ نکلا اور مکہ پہنچ کر آنحضرت ﷺ کے بارہ پوچھا۔ انہیں بتایا گیا کہ آپؐ مسجد میں تشریف فرما ہیں تو وہ آپؐ کے پاس آئے اور عرض کی اے عبدالمطلب کے بیٹے، جو اپنی قوم کے سردار کے تھے، آپ اللہ کے حرم کے رہنے والے ہیں اور آپ مصیبت زدوں کی مدد کرتے اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم آپ کے پاس اپنے بیٹے، جو آپ کا غلام ہے، کے لئے آئے ہیں۔ پس آپ ہم پر احسان کریں اور فدیہ لے کر اسے کر آزاد کردیں۔ آپؐ نے پوچھا وہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا زید بن حارثہؓ۔ آپؐ نے فرمایا اَور کچھ؟ اور فرمایا اس کو بلاؤ اور پوچھو، اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو وہ بغیر فدیہ کے ہی تمہارا ہے۔ اور اگر وہ مجھے چنتا ہے تو اللہ کی قسم! جو مجھے اختیار کرتا ہے مَیں اس پر فدا ہوں۔ اس پر حارثہ کا چہرہ، جس کو اس فیاضی کی توقع نہ تھی، چمک اٹھا اور اس نے کہا کہ آپ نے ہمارے ساتھ مکمل انصاف بلکہ اس سے بڑھ کر سلوک کیا ہے۔ آپؐ نے حضرت زیدؓ کو بلا بھیجا۔ جب وہ آئے تو آپؐ نے ان سے پوچھا کہ کیا تو ان لوگوں کو جانتا ہے؟ حضرت زیدؓ نے عرض کیا: جی، یہ میرے والد اور یہ میرے چچا ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تُو مجھے تو جانتا ہے اور میرا سلوک دیکھ چکا ہے پس تو مجھے یا اِن کو چُن لے۔ اس پر حضرت زیدؓ نے عرض کی کہ میں آپؐ پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا آپؐ ہی میرے باپ اور چچا ہیں۔ یہ سب دیکھ کر آپؓ کے باپ اور چچا نے کہا: اے زید تیرا بھلا ہو! تو غلامی کو آزادی اور اپنے باپ اور چچا اور سب گھر والوں پر آپ کو ترجیح دے رہا ہے۔ تو حضرت زیدؓ نے کہا کہ ہاں، میں نے اس شخص میں وہ کچھ دیکھا کہ میں اس پر کسی اَور ترجیح نہیں دوں گا۔ جب آپؐ نے یہ سنا تو حضرت زیدؓ کو کعبہ کے صحن میں لے آئے اور کہا کہ اے لوگو! گواہ رہنا زید میرا بیٹا ہے۔ جب ان کے والد اور چچا نے یہ حال دیکھا تو مطمئن ہوکر لوٹ گئے اور حضرت زیدؓ آیت **اُدعوھم لآبائھم** کے نازل ہونے تک زید بن محمد ہی کہلاتے رہے۔

(الاصابة لابن حجر العسقلانی جلد2 صفحه 599)

اصحابِ رسول ﷺ کی آپؐ سے محبت کا بےاختیار انداز مالی قربانیوں کے جہاد میں بھی ایک شان کے ساتھ دکھائی دیتا ہے۔ چنانچہ ایک جنگی مہم کے وقت جب راہِ خدا میں مال پیش کرنے کی تحریک ہوئی تو حضرت عمرؓ نے سوچا کہ آج میں ابوبکرؓ سے زیادہ ثواب کما سکتا ہوں اور وہ اپنے گھر سے نصف سامان اٹھالائے۔ لیکن جب حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے تو انہوں نے آنحضور ﷺ کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ حضور! جو کچھ میرے پاس تھا وہ سب لے آیا ہوں اور بال بچوں کے لئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔ یہ سُن کر حضرت عمرؓ نے اپنے آپ سے کہا کہ میں ابوبکرؓ سے کبھی بھی نہیں بڑھ سکتا۔

حضرت عثمانؓ کی مالی قربانیوں کا شمار ممکن نہیں۔ آنحضور ﷺ نے ایک خطبہ میں جب جیش عسرہ کی ضرورتوں کی طرف توجہ دلائی تو آپؓ نے ایک سو اونٹ مع کجاوہ و پالان کے دینے کا وعدہ کیا۔ جب آنحضور ﷺ نے دوبارہ ارشاد فرمایا تو آپؓ نے مزید ایک سو اونٹوں کا وعدہ کیا۔ پھر جب آنحضورؐ نے تیسری بار توجہ دلائی تو آپؓ نے بھی مزید ایک سو اونٹوں کا وعدہ کرلیا۔ تب آنحضورؐ نے آپؓ کیلئے یوں دعا کی: ''اے میرے اللہ! عثمان کو بھول نہ جانا، عثمان پر کوئی مؤاخذہ نہیں اگر آج کے بعد وہ کوئی عمل نہ کرے''۔

آنحضور ﷺ سے صحابہؓ کی محبت صرف میدان جہاد میں یا دشمن کے مقابلہ میں جانی و مالی قربانیوں کی حد تک ہی نہیں تھی بلکہ ہر پہلو سے آنحضور ﷺ کی اطاعت کو وہ فرض عین اور باعث سعادت خیال کرتے تھے۔ اور آپؐ کی اطاعت اس قدر محبت کے ساتھ کرتے تھے کہ اس کا مظاہرہ ہمیں کسی بھی دوسری قوم میں دکھائی نہیں دیتا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک بار فرمایا کہ جب ہم حضور ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے تو آپؐ ابھی پورا حکم نہ دے پاتے تھے کہ ہم اُسے بجالاتے تھے۔

آنحضور ﷺ کو بھی اپنے صحابہؓ کے اس عشق سے پوری طرح خبر تھی چنانچہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضور ﷺ بعض اعمال کو، جو آپؐ کو محبوب ہوتے، بجالانے سے اس لئے رُک جاتے کہ آپؐ کو خوف ہوتا کہ صحابہ اس کی پیروی کریں

گے اور اپنے اوپر لازم قرار دے لیں گے۔ یعنی امّت پر رحمت اور شفقت کرتے ہوئے آپ ایسے افعال سے رُک جاتے۔

دراصل کامل اطاعت بھی بے مثال محبت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔ جس سے انسان کو محبت ہو، اُس کے ہر اشارہ پر سرِ تسلیم خم کرنا وہ اپنی سعادت سمجھتا ہے۔ اسی لئے صحابہ کرام سَمِعنَا وَ اَطَعنَا کی عملی تصویر تھے۔ بعض دفعہ دنیاوی معاملہ میں یہ جاننے کے باوجود کہ اطاعت میں نقصان کا اندیشہ ہے پھر بھی حرفِ شکایت زباں پر نہ لاتے۔

ایک مرتبہ جب آنحضور ﷺ نے بعض صحابہؓ کو کھجور کے درختوں پر نر پھولوں کے پولن کو مادہ پھولوں پر ڈالتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ میرا انہیں خیال کہ ایسا کرنے سے کچھ فائدہ ہوتا ہوگا۔ صحابہؓ یہ سُن کر رُک گئے۔ لیکن جب پھل بہت کم لگا تو آپؐ کے دریافت فرمانے پر انہوں نے ساری بات عرض کر دی۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ ''تم بعض دنیاوی معاملات میں مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہو۔ میں تو ایک بشر ہوں۔ جب میں تمہیں دینی معاملات میں کوئی حکم دوں تو اس پر عمل کرو اور اگر دنیاوی معاملات میں اپنی رائے سے کوئی بات کروں تو اس میں غلطی کا بھی امکان ہے۔ کیونکہ میں بھی انسان ہوں''۔

یہی اطاعت کی روح ہمیں اُس صحابیؓ میں بھی نظر آتی ہے جنہوں نے گلی میں سے گزرتے ہوئے آنحضور ﷺ کی آواز سنی ''بیٹھ جاؤ''۔ گو یہ ارشاد مسجد میں کھڑے ہوئے لوگوں کے لئے تھا لیکن وہ صحابیؓ گلی میں ہی بیٹھ گئے اور پھر پرندے کی طرح پھدک پھدک کر مسجد میں پہنچے۔

حضرت ابوطلحہؓ کی اطاعت کا یہ حال تھا کہ ایک بار آپؓ کے ہاں محفل جمی تھی جس میں مہمانوں کی تواضع شراب سے کی جا رہی تھی کہ مدینہ کی گلیوں میں منادی ہوئی کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ آپؓ نے اعلان کرنے والے سے کوئی سوال کرنے کی بجائے حکم دیا کہ شراب کے مٹکے فوراً توڑ دو۔ کسی نے کہا کہ پہلے خبر کی تصدیق تو کر لیں لیکن آپؓ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ کی طرف سے اعلان سننے کے بعد اس کام میں تاخیر جائز نہیں۔

حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ شراب کے حرام ہونے کی منادی ہوئی تو گویا ہر گھر سے شراب نکل کر گلیوں میں بہنے لگی، مٹکے ٹوٹنے لگے اور صراحیاں اوندھی ہو گئیں۔

بے شمار واقعات ایسے ہیں جو خدام کے اپنے بے مثال آقا سے غیر معمولی عشق اور بے ساختہ محبت کے آئینہ دار ہیں۔ یہ محبت صحابہؓ کی آنکھوں سے جھلکتی تھی اور آنحضور ﷺ کے سراپا کا عاشقِ صادق بنا دیتی تھی۔ ایک واقعہ یوں بیان ہوا ہے کہ چاند کی چودھویں تاریخ کی ایک رات تھی جب آنحضور ﷺ اپنے صحابہ میں سرخ قبا زیب تن کئے تشریف فرما تھے۔ حضرت جابرؓ بن سمرہ کبھی روشن چاند کی طرف دیکھتے اور کبھی آنحضورؐ کے رُخِ تاباں پر نگاہ ڈالتے۔ آپؓ بیان کرتے ہیں کہ ''مجھے آپؐ کا چہرۂ مبارک، چودھویں کے چاند سے زیادہ روشن اور خوبصورت نظر آیا''۔ حقیقت میں یہ کوئی مبالغہ نہ تھا کیونکہ ھند بن ابی ہالہ بھی کہتے ہیں کہ ''آپؐ کا چہرہ، چودھویں کے چاند کی طرح روشن تھا''۔ اور حضرت کعبؓ بن مالک کا بھی کہنا تھا کہ آنحضورؐ کا چہرہ جب خوشی سے تمتما اٹھتا تو یوں لگتا جیسے چاند کا ٹکڑا ہے۔

عشق کی یہ عجیب کیفیت تھی کہ صحابہ کی نظروں میں آنحضور ﷺ کی صحبت اور قربت کا جنون سوار تھا اور دنیا کی ہر آسائش اُن کے سامنے ہیچ تھی۔ آنحضور ﷺ کے ایک خادم حضرت ابوفراس ربیعہ بن کعبؓ تھے۔ ایک روز تہجد کے وقت جب وہ اپنے آقا کے وضو کیلئے پانی لائے تو آپؐ نے فرمایا: ''مجھ سے مانگو، تیری کیا آرزو ہے؟''۔ انہوں نے عرض کیا مجھے اَور تو کچھ نہیں چاہئے بس یہ کہ جنت میں بھی آپؐ کی رفاقت نصیب ہو۔ فرمایا: کوئی اَور تمنّا؟۔ عرض کی میری تو بس یہی تمنّا ہے۔ تب آپؐ نے فرمایا کہ اس بارہ میں میری اس طرح مدد کرو کہ عبادت کثرت سے بجالایا کرو۔

صحابہؓ کی یہی محبت تھی کہ آنحضور ﷺ کی وفات کے وقت وہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھے۔ انتہائی مضبوط اعصاب کے حامل عمرؓ بھی اپنی تلوار لہرا کر کہنے لگے کہ اگر کسی نے میرے آقا کو وفات یافتہ کہا تو اُس کا سر تن سے جدا کر دوں گا۔

غزوۂ احد میں جب آنحضور ﷺ کی شہادت کی جھوٹی خبر پھیلی تو ایک صحابی کھجوریں کھا رہے تھے۔ اُنہیں یہ خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کھجور پھینک کر کہا کہ یہ میرے اور جنت کے درمیان کیوں حائل ہو۔ پھر تلوار پکڑی اور دشمن کی صفوں میں یہ کہتے ہوئے گھس گئے کہ جہاں میرا محبوب گیا ہے وہیں پر مَیں جاتا ہوں۔ کچھ ہی دیر زورِ شجاعت دکھایا تھا کہ دشمن کے ایک ریلے نے اُن پر حملہ کر کے شہید کر دیا۔

حضرت حسّان بن ثابت نے آنحضور ﷺ کی وفات پر جو مرثیہ لکھا اُس میں کہا کہ آپؐ کے بغیر یہ زندگی بے رونق اور بوجھ ہو گئی ہے اور جینا دشوار ہو گیا ہے۔ آپؐ کے بعد کوئی بھی مَرے تو اب کیا پرواہ ہے!۔

جب آنحضور ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت بلالؓ نے اذان دینی بند کر دی۔ پھر ایک بار حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کی درخواست پر مسجد نبوی کی چھت پر کھڑے ہو کر فجر کی اذان کہی تو مدینہ میں کہرام مچ گیا۔ لوگوں کو اپنے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ ﷺ کا زمانہ یاد آ گیا۔ حضرت بلالؓ نے قریباً ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔ مرض الموت میں جب آپؓ نے اپنی بیوی کو روتے دیکھا تو فرمایا: کیوں روتی ہو؟ مجھے ایک لمبی جدائی کے بعد کل اپنے محبوب آقا اور آپؐ کے اصحاب سے ملاقات کا موقعہ نصیب ہوگا۔

پس آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ کے دل آپؐ کی محبت سے اس طرح لبریز تھے کہ اُن کی زندگیوں میں رسول اللہ کی خدمت کی سعادت کے لئے دلی تڑپ تو رہی ایک طرف، اُن کا موت کو بھی اس خواہش میں گلے لگانا کہ اب انہیں اپنے آقاؐ سے ملاقات کا موقعہ نصیب ہوگا...... یہ اخلاص و محبت کے پتلے دنیا میں کہیں اَور کب ملیں گے۔ عشق و وفا کی یہ کہانیاں کسی اَور زمین میں کہاں رقم ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی عشق کے وہ مراحل طے کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس کے نتیجہ میں ہمارے آگے بڑھنے والے قدم انہی قدوسیوں کے پاؤں کے نشانوں پر پڑیں جو ڈیڑھ ہزار سال پہلے وادیٔ بطحا کے آفتاب پر فدا ہونے میں فخر محسوس کرتے تھے اور اگرچہ انہوں نے اپنا سب کچھ اُس وجود پر قربان کر دیا لیکن خدا تعالیٰ نے اُن کے نام کو ہمیشہ کی زندگی کے لئے چن لیا۔ بے شک یہی وہ سعادت ہے جو ہر سچے مسلمان کی دلی تمنّا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِک وَسَلِّم اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ

اسلام اور یورپی تہذیب

(بشیر احمد رفیق)

حدیث نبوی ﷺ ہے:عَنْ اَبُوْھُرَیْرَہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ یَقُوْلُ کَلِمَۃُ الْحِکْمَۃِ ضَالَّۃُ المؤمن فحیث ما وجد فھو أحق بھا۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ نے بیان کیا کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو یہ کہتے سُنا کہ حکمت اور دانائی کی بات تو مومن کی اپنی ہی کھوئی ہوئی چیز ہوتی ہے۔اسے چاہیے کہ جہاں بھی اسے پائے لے لے۔کیونکہ وہی اس کا بہترین حقدار ہے۔

اس موضوع پر گفتگو کرنے سے قبل مناسب ہوگا کہ اس بات کو واضح کیا جائے کہ احادیث سے کیا مراد ہے۔اوران پر عمل پیرا ہونا کیوں ضروری ہے۔آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے لئے اسوۂ حسنہ بنایا ہے۔چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِی رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (الاحزاب 21.3) کہ تمہارے لئے رسول اللہ کی زندگی ایک اسوۂ حسنہ ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زندگی درحقیقت قرآن کریم کی علمی تفسیر تھی۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ سے جب آپ کی حیات طیبہ کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:ان خلق رسول اللّٰہ ﷺ کان القرآن (ابوداؤد باب الصلوۃ) کہ آپ کی سنت حسنہ کی بنیاد قرآن مجید پر تھی۔آپ کی حیات طیبہ کو ہر زمان ومکان کے انسان کے لئے بہترین نمونہ قرار دیا گیا ہے۔تمام احادیث صحیحہ درحقیقت قرآن کریم کی تفسیر وتشریح ہیں۔اور علم وحکمت کا سرچشمہ ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہر حدیث علوم ومعارف۔مطالب ومعانی۔رشد وہدایت اور فصاحت وبلاغت کا بے مثال نمونہ ہے۔اور زندگی کے ہر گوشہ اور دین ودنیا کی فلاح کے حصول میں ہماری رہنمائی کرتی ہے۔اور ہمیں اپنے منزل مقصود یعنی لقائے الٰہی تک پہنچانے کا ذریعہ بنتی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے

سب ہم نے اُس سے پایا،شاہد ہے تُو خدایا

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ مجھے دیگر انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ان باتوں میں سے پہلی بات آپ نے یہ بیان فرمائی کہ میں جوامع الکلم ہوں یعنی میری بات باوجود مختصر ہونے کے جامع ومانع ہوتی ہے اور میری گفتگو میں علوم ومطالب روحانی کا ایک سمندر پنہاں ہوتا ہے۔

حدیث زیر بحث ترمذی میں درج ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تمام علوم ومعارف جمع کردیئے ہیں۔اور مسلمانوں کے لئے کسی دوسری طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اعلیٰ اور پُر مسرت زندگی گذارنے اور حسین اور پُرامن معاشرہ کی تعمیر کے لئے جن علوم کی ضرورت تھی وہ تمام قرآن کریم میں بیان کردیئے گئے ہیں۔اور علم وحکمت کی بات جہاں بھی نظر آئے۔اس کا بیج درحقیقت اسلام میں موجود ہوتا ہے خواہ ہمیں اس کا علم ہو یا نہ ہو۔اس حقیقت کی طرف قرآن کریم نے اس آیت میں لطیف اشارہ فرمایا ہے: اِنْ مِنْ شَیْءٍ اِلّاعِنْدَنَا خَزَائِنُہٗ وَمَا نُنَزِّلُہٗ اِلّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْم۔یعنی ہمارے پاس قرآن کریم میں ہر قسم کے روحانی اور علمی خزانے موجود ہیں۔مگر ہم انہیں ایک فیصلہ شدہ انداز کے مطابق صرف حسب ضرورت ظاہر کرتے ہیں۔پس ہر علم وحکمت کی چیز مومن کی ملکیت ہے کیونکہ اس کا بیج قرآن کریم میں موجود ہے۔خود قرآن کریم نے اس بات کی طرف سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ یعنی اس میں تمام دائمی صداقتیں موجود ہیں۔

مغربی معاشرہ میں ہمیں بعض خوبیاں ایسی نظر آتی ہیں جنہیں دیکھ کر ہم میں سے بعض احساس کمتری میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔حالانکہ یہ تمام خوبیاں جن کا کچھ حصہ مغرب میں نظر آتا ہے، بکمال وتمام اسلام میں موجود ہیں۔جب تک مسلمان ان پر عامل رہے وہ دنیا بھر کے اور بالخصوص یورپین اقوام کے استاد مانے جاتے رہے۔لیکن جب مسلمانوں نے ان خوبیوں کو ترک کردیا اور یورپین اقوام نے ان میں سے بعض کو اختیار کرلیا تو وہ دنیا کے لئے نمونہ بن گئے اور مسلمان قعر مذلت میں گرتے چلے گئے۔حقیقت یہ ہے کہ آج یورپ میں جو بھی اچھی بات ہمیں نظر آتی ہے وہ اسلام نے ہمیں 1500 سال قبل سکھائی تھی اور ہمیں تلقین کی تھی کہ ان پر عمل کروگے تو دین ودنیا میں فلاح پاؤ گے۔

اس نکتۂ نظر سے مغربی معاشرہ پر نظر ڈالیں اور اپنی گمشدہ متاع کو پہچان کر اسے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

جھوٹ سے اجتناب

مغربی معاشرہ میں عام طور پر جھوٹ سے اجتناب اور سچائی پر قیام کا منظر نظر آتا ہے حالانکہ قومی اور سیاسی امور میں یہاں جھوٹ بولنا نہ صرف بُرا نہیں سمجھا جاتا بلکہ اسے ضروری قرار دیا جاتا ہے۔انفرادی طور پر البتہ یورپین اقوام بالعموم جھوٹ نہیں بولتے۔اسلام نے ہمیں ابتداء ہی سے جھوٹ سے بچنے کی نصیحت فرمائی ہے، انفرادی طور پر بھی اور سیاسی اور قومی طور پر بھی۔جھوٹ دیانت وامانت کو تباہ کرنے والا مرض ہے۔آنحضرت ﷺ نے منافق کی علامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس کی ایک علامت جھوٹ بولنا ہوتی ہے۔اور منافق کے متعلق قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اُسے دوزخ کے سخت ترین مقام میں رکھا جائے گا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ جھوٹ سے نفرت کا اس شدت سے اظہار فرمایا کہ آپ کا چہرہ سُرخ ہوگیا اور آپؐ اُٹھ کر بیٹھ گئے۔

ایک بدی جو موجودہ ماڈرن دور میں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ قومی اور سیاسی مفادات کے لئے جھوٹ بولنا جائز ہے یا دوسروں کے دل رکھنے کے لئے اور ان کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے جھوٹ بولنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔لیکن اس بدی نے دنیا کے اخلاق کو تباہ کردیا ہے۔ہمارا یہ فرض ہے کہ اس بدی کا پوری طاقت سے مقابلہ کریں اور جھوٹ کو جس رنگ میں بھی وہ سامنے آئے بیخ وبُن سے اکھیڑ دیں۔جھوٹا شخص معاشرے کا دشمن ہے، اپنے ایمان اور اخلاق کا دشمن ہے اور قومی مجرم ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ آپ پہاڑ پر چڑھ کرلوگوں کو ہدایت کی طرف بلائیں تو آپؐ نے کوہ صفا پر چڑھ کر لوگوں کو کہا کہ اگر میں تمہیں یہ کہوں کہ اس چھوٹی سی پہاڑی کے پیچھے ایک لشکر موجود ہے جو عنقریب تم پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے تو کیا تم میری اس بظاہر ناممکن بات کو مان لوگے؟۔ اس پر کفار نے بیک زبان کہا کہ ہم آپ کی بات مان لیں گے کیونکہ آپ نے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا اور ہم نے آپ کو ہمیشہ صادق ہی پایا ہے۔

اسی طرح جب قیصر روم نے ابوسفیان کو اپنے دربار میں بلا کر اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں دریافت کیا تو باوجود سخت معاندِ اسلام ہونے کے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خطرناک ترین دشمن ہونے کے، اس نے یہ گواہی دی کہ آپ ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔

یہی وہ خلق تھا جس کی وجہ سے 23 سال کے قلیل عرصہ میں آپ نے کُل عرب و یمن کو اپنا گرویدہ بنالیا تھا۔ پس ہم احمدیوں کو جو یورپ میں آباد ہیں اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ جھوٹ سے دُور رہیں اور سچائی پر نہ صرف خود قائم ہوں بلکہ دوسروں کو بھی سچائی پر قائم کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ یورپ نے اسلام کی تعلیم جو سچائی کے تعلق میں ہے، اس سے بہت معمولی حصہ لیا ہے اور اس کی برکت سے اپنے معاشرہ کو پُر امن بنایا ہے۔ ہمارے پاس تو سچائی بکمال و تمام موجود ہے۔ اسلئے ہمیں اس پر پوری طرح قائم ہو کر دنیا کے استاد بن جانا چاہیئے۔

امانت و دیانت

دوسری بات جو یورپ میں ہمیں نظر آتی ہے وہ ان اقوام کا امانت و دیانت کا اعلیٰ معیار ہے۔ یہ بھی ہماری گمشدہ متاع ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مومن کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے: **وَالَّذِین ھم لأماناتھم و عھدھم راعون۔** یعنی کامل مومن وہ لوگ ہیں جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے ہیں۔ اور یہی لوگ ہوں گے جو فردوس کے وارث ہوں گے۔

امانت و دیانت کا خلق درحقیقت معاشرتی زندگی کے بنیادی ستون ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امانت ودیانت پر اس قدر زور دیا ہے کہ احادیث کے مجموعوں کا غالباً چوتھایا پانچواں حصہ اسی کے لئے مخصوص ہے۔ حضور ﷺ کو امانت کا کتنا پاس تھا ایک واقعہ سنیے۔

جن دنوں آنحضرت ﷺ نے خیبر کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ ایک یہودی گلہ بان مسلمان ہو کر مسلمانوں سے آملا۔ اور اپنے ساتھ بکریوں کا ایک بڑا ریوڑ بھی لے آیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عرض کیا کہ یہ تمام بکریاں ایک یہودی رئیس کی ہیں جو محصور ہے اور میں انہیں چرانے پر ملازم تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ یہودی رئیس کی تمہارے پاس امانت ہے اور ان کا واپس کیا جانا ضروری ہے۔ آپؐ نے ان بکریوں کی واپسی کا حکم باوجود یہ جاننے کے دیا کہ اوّل یہ بکریاں مسلمان لشکر کے کام آسکتی تھیں اور دوم ان کی واپسی سے محصورین کو گوشت میسر آنے سے محاصرہ لمبا ہوسکتا ہے لیکن آپ نے ان چیزوں کی کوئی پرواہ نہ کی اور حکم فرمایا کہ ان بکریوں کا رُخ قلعہ کی طرف کردیا جائے اور انہیں قلعہ کے دروازہ کی طرف ہانک دیا جائے، یہودی ان کیلئے دروازہ کھول دیں گے اور حق حقدار کو پہنچ جائے گا۔ امانت کی اس سے اعلیٰ مثال کوئی پیش تو کرے۔

صحابہؓ نے بھی اس حکم قرآنی پر ایسی سختی سے عمل کیا کہ آج کی تہذیب وشائستگی کی دعویدار اقوام بھی اس کی نظیر نہیں لاسکتیں۔ عیسائیوں کے مرکز حمص پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا اور انہوں نے لاکھوں روپیہ عیسائیوں سے بطور ٹیکس وصول کیا لیکن جب بعد میں انہیں یہ شہر خالی کرنا پڑا تو جانے سے قبل یہ کہہ کر کر سارا روپیہ اہالیان شہر کو واپس کر دیا کہ جب ہم تمہاری حفاظت نہیں کرسکتے (جس کے لئے یہ ٹیکس وصول کیا گیا تھا) تو ہمیں تمہارے روپے کے رکھنے کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔

امانت و دیانت کے قیام کے لئے آنحضرت ﷺ نے بڑی سے بڑی قربانی سے بھی کبھی گریز نہیں کیا۔ ابوجہل آنحضرت ﷺ کا جانی دشن تھا اور آپ کی ایذارسانی کے لئے ہروقت کمربستہ رہتا تھا۔ اس نے ایک غریب شخص کی کچھ رقم دینی تھی لیکن ابوجہل وہ رقم واپس کرنے سے انکاری تھا۔ یہ غریب شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے امداد کا طالب ہوا۔ جب اس نے آپؐ سے مدد کی درخواست کی تو باوجود اس کے کہ آپؐ کے لئے ابوجہل کے پاس جانا بہت نقصان کا موجب ہوسکتا تھا، آپؐ فوراً اٹھے اور اس کے ساتھ چل کر ابوجہل کے مکان پر جا پہنچے۔ دروازہ کھٹکھٹایا تو ابوجہل باہر آیا۔ آپؐ نے اسے فرمایا اس غریب کی امانت واپس کردو۔ ابوجہل پر اس قدر خوف طاری ہوا کہ اُسی وقت جا کر رقم لے آیا اور غریب شخص کے حوالہ کردی۔ اس طرح آپ نے یہ مثال قائم کردی کہ نہ صرف اپنی زندگی میں امانت و دیانت کو قائم کیا جانا ضروری ہے بلکہ یہ وصف ایسا ہے جو معاشرہ کے ہر فرد کی زندگی کا حصہ ہونا چاہیے۔

ہم احمدیوں کو بالخصوص اس وصف کے قیام کے لئے خاص جدوجہد کرنی چاہیئے۔ یہ دیکھ کر بعض اوقات بہت افسوس ہوتا ہے کہ امانت و دیانت میں کمی کے نتیجہ میں ہمارے اوقات واموال اور طاقتیں آپس میں جھگڑے اور مقدمات ملوث ہونے میں ضائع ہوجاتے ہیں۔

صفائی کا معیار

پھر یورپ میں مشرقی سیاحوں کو جو بات سب سے زیادہ متاثر کرتی ہے وہ ان کی صفائی کا اعلیٰ معیار ہے۔ بچپن ہی سے ان کی تربیت اس طور پر کی جاتی ہے کہ ان میں ظاہری جسمانی صفائی کے علاوہ ماحول اور گردوپیش کی صفائی کی عادت پیدا ہوجاتی ہے۔ گھروں میں پھول لگانے اور ان کی نگہداشت کی تربیت بچپن ہی سے ان کی زندگی کا حصہ بن جاتی ہے۔ اب یہ خُلق بھی آج سے 1500 سال قبل اسلام نے ہمیں سکھایا تھا اور جن مسلمانوں نے اس پر عمل کیا اُن کی صفائی و پاکیزگی کی داستانیں آج بھی تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہیں۔ قرآن کریم میں بار بار اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر مومنین کو صفائی کی تلقین کی کہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔ یعنی اللہ تعالیٰ صفائی پسند لوگوں سے محبت کرتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **النظافة من الایمان**۔ یعنی صاف رہنا ایمانی اور روحانی ترقی کے لئے بے حد ضروری ہے۔ پانچ وقت نمازوں سے قبل وضو کا حکم۔ جمعہ اور دیگر اسلامی تہواروں پر غسل کا حکم۔ جمعہ کے دن صاف کپڑے پہننے اور خوشبو لگانے کا حکم، دن میں کئی مرتبہ مسواک کرنے کا حکم۔ جسم کے بعض حصوں سے غیر ضروری بال کاٹنے کا حکم۔ سڑکوں اور گلیوں میں کوڑا کرکٹ اور پھلوں کے چھلکے نہ پھینکنے کا حکم۔ ہر قسم کی بدبُودار اشیاء سے نماز کے لئے آنے کے

وقت پر ہیز کا حکم۔ برتنوں کو دھونے اور صاف کرنے کا حکم۔ غرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ میں صفائی اور طہارت اور پاکیزگی کے احکام دیئے۔ یہ احکام ایسے وقت میں مسلمانوں کو دیئے گئے جب موجودہ ماڈرن یورپین لوگوں کو صفائی کے نام سے بھی نفرت تھی۔ مسلمان جب ہسپانیہ پر قابض ہوئے تو ایک مسلمان خلیفہ نے اپنے ایک جرنیل کو انگلستان اس لئے بھجوایا کہ وہ خلیفہ کو اس ملک کے حالات سے آگاہ کرے اور یہ بتائے کہ اس ملک کو فتح کرنے کے لئے مسلمانوں کو کیا حکمت عملی اختیار کرنی ہوگی۔ یہ جرنیل بھیس بدل کر تمام انگلستان میں گھوما اور یہیں سے اس نے خلیفہ کی خدمت میں ایک رپورٹ بھجوائی۔ یہ رپورٹ آج بھی برٹش میوزیم میں موجود ہے۔ اس رپورٹ میں مسلمان جرنیل نے خلیفہ کی خدمت میں لکھا کہ اس کے خیال میں اس ملک کو فتح کرنے کا خیال ترک کر دینا چاہیے کیونکہ یہ ملک غلاظت کا انبار ہے۔ ہر طرف گندگی ہی گندگی ہے۔ عوام سے بدبو آتی ہے۔ یہ مہینوں تو کجا سالوں نہیں نہاتے۔

خلیفہ کو جب یہ رپورٹ ملی تو اس نے اس قسم کی قوم کو فتح کرنے کا خیال ترک کر دیا۔ میں جب 1959ء میں پہلی مرتبہ انگلستان آیا۔ تو میری حیرت کی انتہاء نہ رہی جب مجھے بعض رپورٹس پڑھنے سے یہ معلوم ہوا کہ انگلستان کے 30 فیصد مکانوں میں غسلخانہ نام کی کوئی جگہ نہیں۔ لوکل کونسلز نے اعلانات کر کر کے لوگوں کو غسلخانوں کے لئے گرانٹ دینے کی اشتہار بازی کی مہم اُن دنوں چلائی تھی۔

برطانیہ کے وزیراعظم کی سرکاری رہائش گاہ 10/ڈاؤننگ سٹریٹ میں پہلی بار 1906ء میں غسلخانے تعمیر کئے گئے۔

اس دَور میں جب یورپ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا اسلام نے ہسپانیہ اور دوسرے ممالک میں جہاں اسلام کا نفوذ ہوا صفائی کا نہایت اعلیٰ معیار پیش کر دیا تھا۔ کہتے ہیں صرف قرطبہ شہر میں سینکڑوں حمام تھے۔ اور ہر گھر میں غسلخانہ کا ہونا شرط ہوتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ یورپ کو غسلخانے بنانا اسلام نے ہی سکھایا تھا۔ خوشبو کا استعمال بھی یورپ میں مسلمانوں کے بعد آیا ہے۔

پس یہ ہمارا گمشدہ خلق ہے جس سے آج یورپ فائدہ اٹھا رہا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اس خلق کو پھر پوری شان کے ساتھ اپنے اندر پیدا کریں۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج بھی ہمارے جلسوں اور میٹنگز کے بعد ہم میں سے بعض صفائی کا وہ اعلیٰ معیار پیش نہیں کرتے جس کی اسلام ہم سے توقع رکھتا ہے۔ ہم اس بات کی احتیاط نہیں کرتے کہ کوڑا کرکٹ صرف انہی جگہوں پر پھینکا جائے جہاں اس کے لئے خاص انتظام کیا گیا ہو۔ اپنے گھروں کو صفائی سے مزین کرنے میں بھی ابھی ہم سے کوتاہی ہو جاتی ہے۔ آج احمدیت نے ان اخلاق کو پھر زندہ کرنا ہے۔ اور ہم نے ہی دنیا کو حکمت اور علم سکھانا ہے۔

پابندئ وقت

ایک اور خلق جس پر اسلام نے بہت زور دیا ہے اور جس کو یورپ نے اپنا کر اپنے معاشرہ کو حسین بنا دیا ہے، وہ ہے پابندئ وقت۔ آج یورپ میں ہم پابندئ وقت کی عادت کو دیکھ کر ان پر رشک کرتے ہیں۔ کسی کا ایک لمحہ بھی ضائع نہیں ہوتا۔ میٹنگز اپنے مقررہ وقت پر شروع ہوتی ہیں۔ گاڑیاں، جہاز اور بحری کشتیاں اپنے وقت پر چلتی ہیں۔ کسی کو ملنے کا وقت دیا جائے تو اس کی سختی سے پابندی کی جاتی ہے۔ اور قوم کا بے حساب سرمایہ صرف اس ایک خُلق پر عمل پیرا ہونے سے ضائع ہونے سے بچ جاتا ہے۔

اسلام نے ہمیں وقت کی پابندی کا سبق آج سے ڈیڑھ ہزار سال قبل سکھایا تھا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کو نماز با جماعت ادا کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا: اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا۔ یعنی جہاں مومنین پر نماز کی ادائیگی فرض ہے وہاں ان پر وقت کی پابندی بھی فرض کی گئی ہے۔ نماز کے اوقات مقرر ہیں۔ گویا ہمیں روزانہ پانچ مرتبہ پابندئ وقت کا سبق سکھایا جاتا ہے۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے اس خوبی کو بھی پس پشت ڈال دیا ہے اور اس ایک کمی کے نتیجہ میں وہ بے حساب قومی نقصان اور دینی و روحانی زیاں کا موجب بنتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ خاص انعام عطا کیا ہے کہ آپؑ کے وقت کو نہ صرف ضائع ہونے سے بچانے کا وعدہ فرمایا بلکہ آپؑ کے اوقات میں خاص برکت بھی رکھ دی گئی تھی۔ چنانچہ آپؑ کو اوائل زمانہ ماموریت میں ہی یہ الہام ہوا کہ اَنْتَ الْشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَایُضَاعُ وَقْتُہٗ کہ ہم راتم سے یہ وعدہ ہے کہ تمہارا وقت ضائع نہ ہوگا۔ پس ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیروکار ہیں اور آپؑ سے بیعت یافتہ ہیں، ہم پر خاص طور پر یہ لازم آتا ہے کہ ہم وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھیں۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ ہماری میٹنگز، دعوت ہائے ولیمہ وغیرہ اپنے مقررہ وقت پر شروع نہیں ہوتیں۔ جس کے نتیجہ میں ہم میں قومی طور پر پابندئ وقت سے چشم پوشی کا مرض سرایت کر رہا ہے۔ عام طور پر جو وقت دیا جاتا ہے چونکہ اس پر لوگ بر وقت نہیں آتے اس لئے یہ فرض کیا جاتا ہے کہ مثلاً میٹنگ کا وقت آٹھ بجے مقرر ہے لیکن منتظمین لوگوں کے بروقت نہ آنے کی وجہ سے میٹنگ ساڑھے آٹھ بجے شروع کرتے ہیں۔ اس طرح قومی وقت کا آدھ گھنٹہ ضائع چلا جاتا ہے اور وقت کی پابندی کی سزا اُن لوگوں کو ملتی ہے جو وقت پر آتے ہیں۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو پابندئ وقت کا بہت خیال رہتا تھا۔ ایک مرتبہ خاکسار ان کے ساتھ ایک احمدی دوست کے گھر کھانے پر گیا۔ ہم دونوں وقت مقررہ سے دس منٹ قبل دعوت دینے والے احمدی دوست کے گھر کے دروازہ پر پہنچ گئے۔ میں نے گھنٹی بجانا چاہی تو حضرت چوہدری صاحب نے مجھے روک دیا اور پھر فرمایا: پابندئ وقت سے یہ بھی مراد ہے کہ وقت سے قبل کسی کے ہاں نہ جایا جائے بلکہ عین مقررہ وقت پر گھر میں داخل ہونا چاہیے۔

آج یورپ میں جو بھی اچھی باتیں آپ کو نظر آ رہی ہیں وہ سب اسلام سے ماخوذ ہیں اور در حقیقت ہمارا ہی سرمایہ ہیں۔ ہم نے نہ صرف اپنی زندگیوں میں ان خوبیوں کو اجاگر کرنا ہے بلکہ یورپ کو اسلام کی دیگر سینکڑوں خوبیوں سے آشنا بھی کرنا ہے جن سے وہ ابھی تک نابلد ہیں۔ اور یہ تبھی ممکن ہوگا جب ہم اپنی زندگیوں میں ایک عظیم تغیر پیدا کریں اور یورپین اقوام کے لئے اعلیٰ اخلاق کے نمونہ بنیں اور وہ ہمیں دیکھ کر یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں کہ اعلیٰ اخلاق کا سرچشمہ صرف اور صرف اسلام ہی ہے۔ جب ہم اپنا نمونہ اس معیار پر لے آئیں گے جو قرآن اور اسلام ہم سے چاہتا ہے تو انشاء اللہ یہ اقوام بغیر کسی لمبی چوڑی تبلیغ کے اسلام میں داخل ہو جائیں گے اور سچائی کا سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس انصار اللہ کے عہدیداران کو ہدایات

(قیادت عمومی مجلس انصار اللہ برطانیہ)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰۰۵ء میں دنیا کے مختلف ممالک کے دورہ جات فرمائے۔ ان دورہ جات کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض ممالک کی مجالس عاملہ انصار اللہ کو بہت ہی اہم ہدایات دیں۔ اگرچہ یہ ہدایات نیشنل مجلس عاملہ کے عہدیداران کو دی گئی تھیں لیکن یہ ہدایات تمام عہدیداران بشمول ریجنل و لوکل کے لئے بھی اُسی قدر اہم ہیں۔اس لئے تمام مجالس کے استفادہ کے لئے پیش ہیں۔

شعبہ نو مبائعین

شعبہ نومبائعین (سویڈن) کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ:

(1) نومبائعین میں سے کوئی بھی تین سال بعد نومبائع نہیں رہتا بلکہ نظام جماعت کا باقاعدہ حصہ بن جاتا ہے اس لئے تین سال کے بعد ان کو باقاعدہ نظام کا حصہ بنائیں۔حضور انور نے فرمایا جو نومبائعین انصار کی عمر کے ہیں ان کو اپنے اجتماعات پر لے کر آئیں۔ان کو شروع سے ہی جماعت کے نظام میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔فرمایا جب ان کو اپنے پروگراموں میں شامل کریں گے تو ان کو نمازوں اور چندوں کی عادت پڑے گی۔

(2) حضور انور نے نئے آنے والوں کو نظام کا حصہ بنانے کے بارہ میں فرمایا کہ ان کو پہلے سے بتادیا کریں کہ جماعت کسی فرد کی نہیں ہے۔آپ جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔جس کے ذریعہ بیعت ہوئی ہے اس کو ساتھ لے جاکر بتادیا جائے کہ اب یہ نومبائع جماعت کے سپرد ہے۔بیعت کروانے والا خود بتادے کہ اب تم نظام کا حصہ ہو۔جماعت تم سے رابطہ رکھے گی۔

(3) حضور انور نے فرمایا جب شعبہ تربیت کا رابطہ Active ہوگا تو بیعت کرانے والا خود بخود پیچھے چلا جائے گا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہر شہر اور ہر علاقے میں اپنی ٹیم بنائیں جو ان نومبائعین کے قریب ہوں اور رابطہ کرسکیں۔آپ خود تو ہر جگہ نہیں جاسکتے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ کا کم از کم ہر ہفتہ نومبائع سے رابطہ ہونا چاہئے تاکہ جب وہ کہیں دوسری جگہ منتقل ہو تو آپ کو اطلاع دے کر جائے کہ فلاں جگہ جارہا ہوں، وہاں میں کس سے رابطہ کروں۔

(4) فرمایا خطبہ جمعہ مقامی زبان میں ہونا چاہئے، اردو زبان میں اس کا خلاصہ بتادیا جائے۔حضور انور نے مبلغ سلسلہ کو ہدایت فرمائی کہ خطبہ جمعہ بھی مقامی زبان میں دیں۔اور علمی، تربیتی خطابات بھی تیاری کرکے مقامی زبان میں دیں۔صرف اردو میں خلاصہ دے دیا کریں۔فرمایا MTA پر جب خطبہ آتا ہے تو سن کر کم از کم 15-20 منٹ کا خلاصہ بنالیا کریں۔ میرا خطبہ سن کر نوٹ لے لیا کریں اور اس کا مقامی زبان میں ترجمہ کرلیا کریں۔(ملاقات نیشنل مجلس انصار اللہ سویڈن)

(5) نومبائعین کی تربیت کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ انصار جو آپ کے ذریعہ احمدی نہیں ہوئے وہ آپ کے تحت آنے چاہئیں۔گزشتہ دس سالوں میں انصار اللہ کی جو بیعتیں ہوئی ہیں ان کو تلاش کریں۔اس کام کیلئے کافی توجہ کی ضرورت ہے۔(ملاقات انصار اللہ جرمنی)

شعبہ تعلیم

(1) قائد تعلیم (جرمنی) نے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ انصار کو پورے سال کا لائحہ عمل دیا جاتا ہے۔رسالہ "الوصیت" پڑھنے کیلئے دیا ہوا ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کی معین رپورٹ آپ کو آنی چاہئے کہ کتنوں نے پڑھ لیا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ عاملہ ممبران کا بھی جائزہ لیں کہ کتنوں نے یہ کتاب پڑھی ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مرکزی طور پر سارے ملک کے انصار سے امتحان لیں۔فرمایا کسی کتاب کے چند صفحے دے دیں۔بے شک کتاب دیکھ کر حل کردیں۔یہ کام کرلیں۔بہت بڑا کام ہے

(2) قائد تعلیم (سویڈن) کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ انصار کے مطالعہ کے لئے کوئی کتاب مقرر کریں ان کا امتحان لیں۔ساری مجلس عاملہ کا بھی امتحان لیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ انصار کو کہیں کہ بے شک دیکھ کر پرچہ حل کریں لیکن سب انصار آپ کے امتحان میں شامل ہوں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جو خطبے سنتے ہیں ان کے بارہ میں آپ کو معین طور پر علم ہونا چاہئے۔ فرمایا والدین کو توجہ دلائیں کہ اپنے بچوں کو گھروں میں نمازیں پڑھائیں۔قرآن کریم کی تلاوت کروائیں اور اس طرف توجہ دلاتے رہیں۔

(3) قائد تعلیم (کینیڈا) کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ مطالعہ کتب میں اور امتحانات میں مجلس عاملہ کو بھی شامل کریں اور ان سے رپورٹ لیتے رہا کریں کہ کتنے صفحات کا مطالعہ کیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے خزانے میں سے حصہ لیتے رہیں۔

(4) قائد تعلیم (ماریشس) سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے کیا سپیشل پروگرام بنایا ہے؟ حضور انور نے انہیں ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے شعبہ کا تعلق انصار اللہ کی دینی تعلیم کے بارہ میں ہے۔آپ کے پاس یہ سارا ریکارڈ ہونا چاہئے کہ کتنے انصار سادہ نماز جانتے ہیں، کتنے باترجمہ جانتے ہیں، قرآن کریم ناظرہ کتنے جانتے ہیں اور کتنے ایسے ہیں جو باترجمہ جانتے ہیں۔ کتنے انصار روزانہ تلاوت کرتے ہیں اور کتنے باقاعدہ مطالعہ کرتے ہیں۔حضور نے فرمایا کہ کوئی کتاب مطالعہ کے لئے مقرر کریں۔سوالنامہ بنائیں اور پھر امتحان لیں۔فرمایا اپنے ممبرز کو Activate کریں۔

شعبہ تربیت

(1) قائد تربیت (جرمنی) کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ صف دوم کے انصار کو نمازوں کی ادائیگی اور تلاوت قرآن کریم کی طرف توجہ دلائیں۔ فرمایا چھوٹی مجالس میں اپنے زعماء کو Active کریں۔ جن کے گھر نماز سنٹر سے دور ہیں وہ اپنے گھر میں بچوں کے ساتھ نماز پڑھا کریں۔ قرآن کریم پڑھنے کی عادت ڈالا کریں۔

(2) قائد تربیت (ماریشس) کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کے پاس یہ انفارمیشن ہونی چاہیئے کہ پانچ نمازوں کی ادائیگی کتنے کر رہے ہیں، کتنے ہیں جو نمازوں میں باقاعدہ ہیں۔ فرمایا کہ انصار کو نمازوں میں باقاعدہ ہونا چاہیئے اور ہر ناصر کو پانچ نمازیں باقاعدہ ادا کرنی چاہئیں۔ اس ضمن میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ شعبہ تربیت اور تعلیم کو آپس میں بعض کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔

(3) قائد تربیت (کینیڈا) نے حضور انور کو بتایا کہ نماز باجماعت کے قیام کی طرف توجہ دی جارہی ہے۔ حضور انور نے فرمایا اس کا Follow Up ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا: اصل چیز یہ نہیں ہے کہ سکیم بنائی یا پروگرام بنایا۔ اصل چیز یہ ہے کہ کیا حاصل ہوا ہے اور کیا نتیجہ نکلا ہے۔

شعبہ تبلیغ

قائد تبلیغ (سویڈن) کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا آپ نے نیا چارج سنبھالا ہے تو گزشتہ تمام ریکارڈ دیکھیں، فائلوں کا مطالعہ کریں اور پھر آگے چلیں۔ فرمایا کہ کتب کا سٹال لگانا تو ایک چھوٹا سا ذریعہ تبلیغ ہے۔ یہ آپ کی تبلیغ کا کل ذریعہ نہیں ہے۔ آپ وسیع پیمانہ پر اپنے تبلیغی پروگرام بنائیں۔ مختلف پاکٹ تلاش کریں۔ دوسرے ممالک سے آنے والے مہاجرین، عرب، البانین، یوگوسلاوین، ہنگری، پولش وغیرہ مختلف جگہوں پر آباد ہیں۔ مختلف ممالک کے لوگ آتے رہتے ہیں ان سے رابطے کریں اور ان کے پاس جائیں اور پیغام پہنچائیں۔ فرمایا اپنی تبلیغ کی ٹیمیں بنائیں۔ مالمو میں بھی بنائیں اور سٹاک ہالم میں بھی بنائیں اور ان میں صف اوّل، صف دوم کے انصار کو شامل کریں۔ فرمایا سٹال لگا لینا کافی نہیں یہ تو پرانا طریق ہے۔ اب نئے نئے راستے تلاش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا مختلف قوموں سے جو لوگ احمدی ہوئے ہیں ان سے پوچھیں کہ آپ کی قوم میں نفوذ کا کیا ذریعہ ہے۔ کیا طریق ہے رابطوں کا، ان نو مبائعین کو کہیں کہ آپ پروگرام بنائیں، مجلس لگائیں ہم تبلیغ کے لئے آئیں گے۔

شعبہ مال

(1) قائد مال (جرمنی) سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار کے بجٹ اور ماہانہ چندوں کا جائزہ لیا اور ہدایت دی کہ تجنید کے مطابق تمام انصار کو چندہ کے نظام میں شامل کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صاحب انصاراللہ (جرمنی) کو ہدایت فرمائی کہ جو انصار لازمی چندہ نہیں دے رہے وہ لازمی چندہ دیں گے تو ان سے مجلس انصاراللہ کا قبول ہوگا۔ جو مجلس انصاراللہ کا چندہ دیتا ہے اور لازمی نہیں دیتا تو وہ اس کا انصار کا چندہ لازمی چندہ میں شمار کیا جائے اور جماعت کے کھاتہ میں چلا جائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جو شخص کہتا ہے کہ میری آمد اتنی ہے مَیں اس پر اتنا دوں گا تو آپ لکھ لیں اور اس سے لے لیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اصل مقصد یہ ہے کہ تربیت ہونی چاہئے۔ نفس کی اصلاح ہو، دین کی طرف رجحان ہو، خدا کی عبادت کی طرف توجہ پیدا ہو، اللہ کے حکموں پر عمل کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو موصی ہے اس کو سمجھانا چاہئے کہ وصیت کرنے کے بعد تم نے اعلیٰ معیار کی قربانی کا وعدہ کیا ہے۔ ایک عہد کیا ہے۔ اپنے اس عہد سے پھر رہے ہو۔ فرمایا کہ جو موصی نہیں ہیں ان کو بھی سمجھاتے رہنا چاہیئے کہ یہ چندہ بھی جماعت کی طرف سے مقرر شدہ ہے۔ ذیلی تنظیموں کا بھی مقرر شدہ ہے اس کو بھی باقاعدہ ادا کرو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ کو فرمایا کہ آپ کو چاہئے کہ ۲۰۰۸ء تک پانچ مساجد بنا کر دیں۔ چندوں کا مسئلہ نہیں ہے۔ جرأت پیدا کریں، حوصلہ پیدا کریں، خدا تعالیٰ خود حالات پیدا کر دے گا۔

(2) قائد مال (سویڈن) سے حضور انور نے انصار اللہ کے بجٹ، چندہ دہندگان کی تعداد اور چندہ کے معیار کا بھی جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔ فرمایا انصار اللہ کے چندہ مجلس اور چندہ اجتماع کا حساب علیحدہ علیحدہ رکھا کریں۔

(3) قائد مال (کینیڈا) سے حضور انور نے ان کے بجٹ، چندہ دینے والے انصار کی تعداد، کمانے والے انصار کی تعداد اور اس تعلق میں دیگر امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اور ہدایات سے نوازا۔ معاون صدر سے حضور انور نے ان کے سپرد کام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ قائد صحت جسمانی نے حضور انور کی خدمت میں مختلف ٹورنامنٹس اور کھیلوں کی رپورٹ پیش کی۔ قائد ایثار نے خدمت خلق کے کام کے بارہ میں رپورٹ پیش کی۔ حضور انور نے قائد ایثار کو فرمایا کہ انصار اللہ کا لائحہ عمل پڑھیں اس کے مطابق سکیم بنا کر کام کریں۔

(3) قائد مال (ماریشس) سے حضور انور نے تفصیل کے ساتھ انصار کے بجٹ، فی کس چندہ کے معیار اور انکم کا جائزہ لیا۔ چندہ اجتماع اور اخراجات کا بھی جائزہ لیا۔ حضور انور نے یہ ہدایت فرمائی کہ آپ نے اپنے ریزروفنڈ سے جو بھی خرچ کرنا ہے حضور انور کی اجازت سے خرچ کرنا ہے۔

شعبہ اشاعت

(1) قائد اشاعت (جرمنی) نے بتایا کہ الفضل انٹرنیشنل میں انصار اللہ جرمنی کا رسالہ "الناصر" شائع ہوتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا الفضل انٹرنیشنل کتنے انصار پڑھتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کتنے انصار کے گھروں میں الفضل آتا ہے۔ آپ کی مجلس عاملہ، ریجنل عاملہ اور مقامی مجالس عاملہ کو بھی آنا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا پندرہ صد کی تعداد میں اس کی خریداری بڑھائیں، پچاس فیصد انصار ایسے ہونے چاہئیں جن کے ہاں الفضل آتا ہو۔

(2) قائد اشاعت (ماریشس) نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ حضور انور کے خطبہ جمعہ کا کریول زبان میں ترجمہ شائع کرتے اور احباب میں تقسیم کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: آپ کی مجلس انصاراللہ کا News Letter ہونا چاہئے جس میں

مہینہ کے چاروں خطبات کا ذکر ہو اور کریول زبان میں ترجمہ شائع ہو۔

(3) قائد اشاعت (کینیڈا) کو ہدایت فرمائی کہ جو رسالہ انصار اللہ جو آپ کو پاکستان سے آتا ہے اس کی تعداد بڑھائیں۔ آپ کے جو Active انصار ہیں وہ یہ رسالہ لگوا سکتے ہیں۔

(4) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائد اشاعت (سویڈن) کو ہدایت فرمائی کہ انصار جو رسالہ شائع کرتے ہیں وہ آدھا اردو میں اور آدھا سویڈش زبان میں شائع کیا کریں۔ فرمایا صف دوم کے انصار کی ٹیم بنائیں وہ ترجمہ کر دیا کریں۔

شعبہ تحریک جدید، وقف جدید

(1) قائد تحریک جدید (جرمنی) کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ آپ کا تحریک جدید کا چندہ جماعت کی وصولی کا ۴/۱ ہونا چاہئے۔

(2) قائد تحریک جدید اور قائد وقف جدید (سویڈن) کو حضور نے ہدایت فرمائی کہ با قاعدہ ٹارگٹ بنا کر کام کریں۔

(3) قائد وقف جدید (کینیڈا) کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ انصار سے ذاتی رابطے پیدا کریں تا کہ آپ کا ٹارگٹ پورا ہو۔

(4) قائد وقف جدید (ماریشس) کو حضور انور نے توجہ دلائی کہ اس وقت جو انصار چندہ وقف جدید ادا کر رہے ہیں وہ انصار کی کل تعداد کا نصف سے بھی کم ہے۔ آپ کو آگے بڑھنا ہے۔

شعبہ خدمت خلق

(1) قائد خدمت خلق (جرمنی) کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ انصار ہسپتالوں میں جا کر مریضوں، بوڑھوں کا حال پوچھیں اور پھل، پھول وغیرہ ساتھ لے جائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا دوسرے ملکوں سے یہاں لوگ آئے ہوئے ہیں ان کے جا کر حالات دیکھیں اور ان سے تعلقات بنائیں۔

(2) قائد ایثار (سویڈن) کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو بڑی عمر کے انصار ہیں یہ ہسپتالوں میں جائیں، اولڈ پیپلز ہوم میں جائیں، بیماروں کی عیادت کریں۔ ان کا حال دریافت کریں۔ اپنے ساتھ پھول، پھل وغیرہ لے جائیں۔ اس طرح تعلق بڑھے گا اور رابطے قائم ہوں گے۔ حضور انور نے فرمایا یہ بھی جائزہ لیں کہ افریقہ، قادیان وغیرہ میں انصار اللہ سویڈن خدمت خلق کے تحت کیا خدمت کر سکتی ہے۔

(3) قائد ایثار (ماریشس) نے بتایا کہ بوڑھے لوگوں، بیمار لوگوں کا وزٹ کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا: میڈیکل کیمپ لگائیں، غرباء کی مدد کریں، ہسپتالوں میں آپ کی ٹیمیں جائیں۔ بعض مریض ہوتے ہیں جو غریب ہوتے ہیں انہیں مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا بھی جائزہ لیں اور ایسے لوگوں کی مدد کے پروگرام ہوں۔ فرمایا: اپنی ٹیمیں ہفتہ وار بھجوائیں۔ اس سے جہاں غربا کی امداد ہوگی وہاں غرباء سے آپ کا مستقل رابطہ ہو جائے گا اور ان کو احمدیت سے متعارف کرو سکیں گے۔

قیادت عمومی

(1) قائد عمومی (جرمنی) کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ آپ خود مستعد ہوں اور اپنی تجنید مکمل کریں قائد عمومی نے بتایا کہ جماعت نے تجنید تیار کی ہے وہاں سے ہم لے رہے ہیں اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ انصار اللہ کی اپنی تجنید مکمل کریں۔ جماعتی نظام کو ذیلی تنظیموں کی مدد کرنی چاہئے اور ذیلی تنظیموں کو جماعت کی مدد کرنی چاہئے۔ (حضور انور نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا عاملہ جرمنی کے قائد عمومی کو تجنید کے بارہ میں کسی خاص وجہ سے کہا ہوگا۔ ورنہ یہ قائد تجنید کا کام ہے۔)

(2) قائد عمومی (سویڈن) کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ اپنے ماہانہ رپورٹ فارم میں ہر شعبے کا علیحدہ علیحدہ سوالنامہ تیار کریں۔ اس طرح مجالس سے ہر شعبہ کی علیحدہ علیحدہ رپورٹ آئے گی۔

(3) قائد عمومی (کینیڈا) کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جن مجالس سے آپ کو رپورٹس موصول نہیں ہوتیں ان کو بار بار یاد دھانی کروائیں اور ان کے پیچھے پڑیں اور کوشش کریں کہ آپ کو سو فیصد مجالس سے رپورٹ ملیں۔

(4) قائد عمومی (ماریشس) سے حضور انور نے مجالس کی تعداد دریافت فرمائی اور مجلس اور جماعت کا فرق سمجھایا۔ حضور انور نے جائزہ لیا کہ کتنی مجالس با قاعدہ رپورٹس بھجواتی ہیں اور کتنی ہیں جو بے قاعدہ ہیں یا نہیں بھجواتیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو مجالس با قاعدہ ہر ماہ اپنی رپورٹس نہیں بھجواتیں ان کو صرف میٹنگ میں توجہ دلانا کافی نہیں بلکہ خطوط لکھیں اور بار بار یاد دہانی کروائیں۔

پھر حضور نے اس بات کا جائزہ لیا کہ جب آپ کو (قائد عمومی کو) رپورٹس موصول ہوتی ہیں تو کیا کرتے ہیں۔ صدر صاحب کیا کرتے ہیں اور قائدین اپنے اپنے شعبوں کے بارہ میں کیا کرتے ہیں۔ حضور انور نے قائد عمومی کو ہدایت فرمائی کہ آپ رپورٹس صدر صاحب کو دیا کریں۔ وہ اپنے ریمارکس دیں جوان مجالس کو بھجوایا کریں۔ قائدین کو کہیں کہ وہ آفس آئیں اور اپنے اپنے شعبوں کی رپورٹس دیکھیں اور اپنے اپنے شعبہ پر ریمارکس دیں جو مجالس کے متعلقہ سیکرٹریان کو بھجوائے جائیں۔ حضور انور نے قائد عمومی کو توجہ دلائی کہ آپ نے ہر مجلس کو اس کی رپورٹ کی رسیدگی سے مطلع کرنا ہے کہ فلاں مہینہ کی رپورٹ مل گئی ہے۔ اس طرح مجالس زیادہ مستعد اور فعال ہوں گی۔ حضور انور نے فرمایا: صدر مجلس کو حق ہے کہ جو زعیم صحیح طرح کام نہیں کر رہا اس کو تبدیل کر دیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ مجھے ہر ماہ با قاعدگی سے آپ کی رپورٹ آنی چاہئے۔

شعبہ تجنید

(1) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قائد تجنید (سویڈن) کے بارہ میں ہدایت فرمائی کہ قائد تجنید علیحدہ بنائیں۔ وہ اپنی تجنید مکمل کرے اور جو لوگ پیچھے ہٹ گئے ہیں ان کو بھی رابطہ کر کے اپنی تجنید میں شامل کرے۔

(2) قائد تجنید (کینیڈا) کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ہر سال آپ کی تجنید مکمل ہونی چاہئے۔ خدام انصار میں آرہے ہوتے ہیں۔ اس لئے ہر سال تجنید مکمل کیا کریں۔ فرمایا قائد تجنید بہت مستعد ہونا چاہئے۔

(3) قائد تجنید (ماریشس) کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنی تجنید ہر وقت up-date رکھیں۔

شعبہ صحت جسمانی

کھیلوں کے پروگرام بنائیں اور ایک دوسرے کی اس میں مدد کریں۔

نائب صدر صف دوم

(1) سویڈن کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ صف دوم اس لئے بنایا گیا تھا کہ خدام سے انصاراللہ میں جانے والے سُست نہ ہو جائیں۔ حضور انور نے فرمایا سائیکل چلائیں، سیر کریں۔ فرمایا ان کو Active رکھنا آپ کا کام ہے۔ فرمایا ان کو خدمت خلق کے پروگراموں میں شامل کریں۔

(2) نائب صدر صف دوم (ماریشس) سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے صف دوم کے انصار کے لئے کیا پروگرام بنایا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: ان کے لئے علیحدہ پروگرام بنائیں۔ نیز فرمایا: مجالس جو ماہانہ رپورٹس بھجواتی ہیں اس میں صف دوم کا سپیشل کالم ہوتا کہ آپ کو معلوم ہو سکے کہ مجالس میں صف دوم کے تحت کیا کام ہوا ہے اور کیا پروگرام جاری ہیں۔

(3) نائب صدر صف دوم (کینیڈا) کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ صف دوم کے تمام انصار کو چندہ کے نظام میں شامل کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان کی سائیکل ریس وغیرہ کروالیا کریں۔ آؤٹنگ وغیرہ کے پروگرام ہونے چاہئیں۔

اراکین خصوصی

انصاراللہ کے اراکین خصوصی (کینیڈا) سے حضور انور نے فرمایا کہ اپنے لئے اور باقیوں کے لئے دعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق دیتا ہے۔

معاون صدران

حضور انور نے صدر صاحب انصاراللہ (ماریشس) کو ہدایت فرمائی کہ آپ کو دو معاون صدر رکھنے کی اجازت ہے۔ آپ ان کے سپرد کوئی بھی خاص کام کر سکتے ہیں۔ مثلاً وصیت کے نظام میں انصار کو شامل کرنے کے لئے خاص کوشش ہونی ہے۔ یہ کام معاون صدر کے سپرد کیا جا سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ صف دوم کے اندر کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ انصار وصیّت کے نظام میں شامل ہوں۔

(بشکریہ الفضل انٹر نیشنل)

تصحیح

گزشتہ شمارہ (ستمبر و اکتوبر ۲۰۰۶ء) کے صفحہ ۹ کالم ۲ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "کشتیٔ نوح" سے نقل کئے گئے دوسرے پیراگراف کے ایک فقرہ میں غلطی سے دو لفظ آپس میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ اصل عبارت ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:

"اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو۔ کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کیلئے اب روئے زمین پر کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔"

بقیہ: اجتماع انصاراللہ سے خطاب

بچوں کو مسجدوں کے ساتھ، نماز سنٹروں کے ساتھ جوڑیں، انہیں دین کا علم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔ انہیں قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ دلائیں۔ ایک دفعہ تو مائیں کسی طرح بچوں کو قرآن کریم پڑھا دیتی ہیں یا کسی ذریعہ سے، مدد سے پڑھا دیتی ہیں اور بچے کی آمین بھی ہو جاتی ہے لیکن اس کے بعد پھر نگرانی نہیں ہوتی، تو یہ باپوں کا کام ہے کہ ان بچوں کو توجہ دلاتے رہیں۔ پھر نوجوانی میں قدم رکھنے کے بعد بچے باہر وقت گزارتے ہیں، اس وقت وہ ماؤں کے ہاتھوں میں نہیں رہتے، تو ان سے بھی ایسے دوستانہ تعلقات رکھیں کہ جب وہ گھر میں آئیں تو باہر کی باتیں آپ سے ڈسکس کریں۔ انہیں پھر اچھے برے کا فرق سمجھائیں۔ اچھا کیا ہے، برا کیا ہے۔ اس طرح کوشش کر کے جب آپ اپنی اگلی نسل کو سنبھالیں گے تو ان مومنین میں شمار ہوں گے جن کے ساتھ خلافت کا وعدہ ہے۔ پس عبادتوں میں بھی اپنے نیک نمونے قائم کریں کہ خلافت عبادت گزاروں کے ساتھ مشروط ہے۔ اپنی مالی قربانیوں کی طرف بھی توجہ دیں کہ خلافت سے اس کا بھی گہرا تعلق ہے اور اس زمانہ میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو نظام وصیّت کے ساتھ جوڑ کر تعلق کو مزید واضح فرما دیا ہے۔ اور جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تحریک جدید کے بارہ میں شروع میں فرمایا تھا کہ یہ بھی نظام وصیّت کے ارہاص کے طور پر ہے۔ اس لیے جو نظام وصیت میں شامل نہیں ہو سکتے انہیں اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے، جو شامل ہیں ان کو ان قربانیوں میں حصہ لینے سے مزید قربانیوں کی طرف توجہ پیدا ہوگی تا کہ خلافت کی مضبوطی اور اشاعت اسلام کیلئے چھوٹے سے لے کر بڑے تک سب، جماعت کا ہر ممبر اور ہر فرد شامل ہو سکے۔ اس لئے بڑوں اور چھوٹوں میں مالی قربانیوں کی روح پیدا کریں۔ یہ بڑوں کا اور انصار اللہ کا کام ہے کہ روح پیدا کریں اور اطاعت رسول کے بھی اعلیٰ معیار قائم کریں اور پھر اطاعت خلافت اور نظام جماعت کی پابندی کے خود بھی اعلیٰ معیار قائم کریں اور اپنی اولادوں میں بھی اور اپنے بیوی بچوں میں بھی اس معیار کو قائم کرنے کی کوشش کریں کیونکہ اطاعت اس نظام کو جاری رکھنے کیلئے انتہائی اہم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ اطاعت خالص اطاعت ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس روح اور اس جذبے کو سب کو اپنے اندر جاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ غلبہ اسلام کے وعدے ہم اپنی زندگیوں میں پورے ہوتے دیکھیں۔ اب دعا کر لیں۔

ماہانہ رپورٹس

مجالس اور ریجنز کی طرف سے مرکز کو ماہانہ کارگزاری رپورٹس بھجوانے کے لئے ہر ماہ کی دس تاریخ مقرر ہے۔ تمام زعماء اعلیٰ اور ریجنل ناظمین سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اور اپنی مجالس کی ماہانہ رپورٹس بروقت مرکز میں بھجوانے کو یقینی بنائیں۔ مقررہ تاریخ کے بعد موصول ہونے والی رپورٹس علم انعامی کے مقابلہ کے لئے معیاری شمار نہیں ہونگی۔　(ایڈیشنل قائد عمومی انصاراللہ یوکے)

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ برطانیہ و مجلسِ شوریٰ ۲۰۰۶ء کا کامیاب انعقاد

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ برطانیہ)

مجلس انصار اللہ برطانیہ کا چوبیسواں سالانہ اجتماع مورخہ ۳، ۴ اور ۵ ر نومبر ۲۰۰۶ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار بخیر وخوبی، مسجد بیت الفتوح مورڈن میں منعقد ہوا۔ الحمدللہ کہ یہ اجتماع محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ اس اجتماع کے انتظامات اور تیاری کے لئے ایک کمیٹی مکرم ولید احمد صاحب نائب صدر صف دوم کی سربراہی میں اجتماع سے بہت پہلے ہی مقرر کر دی گئی تھی۔ صدر کمیٹی اور تمام ٹیم نے شب و روز محنت کر کے اجتماع کی کامیابی میں نہایت ہی اہم کردار ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی خدمت کو قبول فرمائے اور اجرِ عظیم سے نوازے۔

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ ہدایت فرمائی ہوئی ہے کہ **مجلسِ شوریٰ** کا انعقاد بھی اجتماع کے موقع پر ہی کیا جائے۔ چنانچہ اس سال بھی اجتماع کے ساتھ ہی مجلس شوریٰ بھی منعقد کی گئی جس کا آغاز مؤرخہ ۳ر نومبر صبح دس بجے تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ یوکے کے افتتاحی خطاب کے بعد ایجنڈے کی باقی کارروائی عمل میں آئی جس میں سب کمیٹیوں کی تشکیل بھی شامل تھی۔ کُل چار سب کمیٹیاں بنائی گئیں۔ نماز جمعہ سے قبل اور پھر نماز کے بعد سب کمیٹیوں کے اجلاسات جاری رہے۔ ساڑھے چار بجے بعد دوپہر شوریٰ کا آخری اجلاس منعقد ہوا جس میں سب کمیٹیوں کی سفارشات پیش کی گئیں اور ان پر بحث ہوئی۔ آخر پر محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ اس طرح شام چھ بجے کے بعد مجلس شوریٰ کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔

اجتماع کے باقاعدہ آغاز سے قبل **پرچم کشائی** کی تقریب منعقد ہوئی۔ محترم امیر صاحب یوکے نے انصار اللہ کا جھنڈا اور محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے برطانیہ کا جھنڈا لہرایا اور دعا ہوئی۔ اجتماع کا **افتتاحی اجلاس** محترم رفیق حیات صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ برطانیہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور اس کے ترجمہ کے بعد عہد دہرایا گیا اور پھر مکرم مرزا عبدالباسط صاحب نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پیش کیا۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں جھوٹ اور اس سے متعلقہ مختلف برائیوں پر مختصراً روشنی ڈالی اور ان کے خلاف جہاد کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس اجلاس میں دو اَور علماء سلسلہ کی تقاریر بھی ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم مرزا نصیر احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ یوکے کی تھی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر بڑے دلکش انداز میں روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر کا موضوع ذکرِ حبیب تھا۔ دوسری تقریر مکرم ملک محمد اکرم صاحب مربی سلسلہ نے سیرۃ النبی ﷺ کے موضوع پر کی اور رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو احسن رنگ میں اجاگر کیا۔ آخر میں دعا کے ساتھ یہ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

اجتماع کے دنوں میں باجماعت نماز تہجد اور بعد از نماز فجر درس کا خاص اہتمام بھی کیا گیا تھا۔ انصار کے لئے ناشتے کا بھی خصوصی اہتمام کیا گیا تھا چنانچہ ہفتہ کو پائے اور اتوار کی صبح ناشتے میں حلوہ پوری اور چنے پیش کئے گئے۔ اجتماع کے باقی دونوں دنوں میں **علمی** اور **ورزشی مقابلہ جات** بھی ہوئے۔ علمی مقابلہ جات میں اس سال تلاوت، نظم اور تقریر اردو اور تقریر انگریزی نیز بیت بازی کے مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ اسی طرح ورزشی مقابلہ جات میں آرم ریسلنگ، آرم لاکنگ، میوزیکل چیئرز وغیرہ کے مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ ان مقابلہ جات میں انصار نے بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیا اور بہت دلچسپ مقابلہ جات دیکھنے میں آئے۔

ہفتہ کے روز پہلا اجلاس محترم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن کی صدارت میں منعقد ہوا۔ یہ اجلاس **تبلیغ سیمینار** پر مشتمل تھا اور اس اجلاس میں محترم امام صاحب کے علاوہ مکرم منور خورشید صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم طارق محمود صاحب نے دعوت الی اللہ سے متعلق نہایت ہی ایمان افروز تقاریر کیں اور مفید معلومات اور نصائح داعیانِ الی اللہ کو بہم پہنچائیں۔ مکرم عبدالسمیع صاحب ریجنل ناظم ہارٹفورڈ شائر اور مکرم ڈاکٹر شمس الدین صاحب زعیم لیور پول نے چیئرٹی واک کے حوالے سے اپنی بہترین تبلیغی مساعی اور مفید تجربات افادہ عام کے لئے بیان کئے۔ علاوہ ازیں اس موقع پر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے تبلیغ سے متعلق ہدایات اور نصائح پر مشتمل ویڈیو کلپس دکھائے گئے۔

اسی روز دوسرا اجلاس جو کہ **وصیت فورم** پر مشتمل تھا منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔ آپ نے نظامِ وصیت کی اہمیت اور اس میں شامل ہونے کی برکات کو وضاحت سے بیان کیا اور اس سلسلے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر خلفائے سلسلہ کے ارشادات پیش کرتے ہوئے انصار کو خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلد اس نظام میں شامل ہونے کی ضرورت پر زور دیا۔ آپ کی پُر اثر تقریر کے نتیجہ میں چند انصار نے اسی وقت نظام وصیت میں شمولیت کا فیصلہ کیا۔ اس موقع پر نظام وصیت سے متعلق سوالات کے جوابات بھی دئے گئے

نیز سلائیڈز کی مدد سے وصیت فارم پر کرنے کا طریقہ بھی سمجھایا گیا۔اسی اجلاس میں قیادت تعلیم کی طرف سے ایک پرچہ بھی حل کروایا گیا۔

شام پانچ بجے ایک **اسپیشل ڈنر** کا اہتمام تھا جس میں مختلف رفاحی اداروں کے نمائندگان کے علاوہ مئیر آف آلٹن ، مئیر آف فارنہم ، ایم پی مرٹن ، مرٹن کونسل کے سربراہ ، مختلف کونسلرز اور دیگر معزز شخصیات کو مدعو کیا گیا تھا۔اس پروگرام میں انصاراللہ کی سالانہ چیریٹی واک کے نتیجہ میں جمع ہونے والی رقم کو مختلف خیراتی اداروں کے نمائندگان کو چیک کی صورت میں بطور عطیہ تقسیم کیا گیا۔کل رقم چونتیس ہزار پونڈ تھی۔ان اداروں میں ایج کنسرن ، برٹش ہارٹ فاؤنڈیشن ، برٹش کڈنی پیشنٹس ایسوسی ایشن ، چیز ہسپتال لیگ آف فرینڈز ، گریٹ آرمنڈ سٹریٹ ہسپتال ، ہیومینیٹی فرسٹ ، کنگز لے سینٹر ، مئیر آف آلٹن چیریٹی ، مئیر آف فارنہم چیریٹی ، فلزنکویل ہسپتال ، ٹریلورز ہسپتال فارڈس ایبلڈ ، ووڈ لینڈ ٹرسٹ شامل تھے۔محترم امیر صاحب نے چیک تقسیم کئے۔اس کے علاوہ اجتماع کے آخری دن بھی ہیومینیٹی فرسٹ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے چیک حاصل کرنے کی توفیق پائی۔دوسرے دن آخری سیشن بیت بازی کا تھا جس میں بہترین مقابلہ رہا۔اس دلچسپ مقابلے سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

مؤرخہ ۵ نومبر بروز اتوار پہلا اجلاس محترم رفیق حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔یہ **اجلاس رشتہ ناطہ** اور اس سلسلہ میں درپیش تربیتی اور عائلی مسائل سے متعلق ایک فورم پر مشتمل تھا۔ مکرم مولانا منیرالدین شمس صاحب نے اسلامی روایات ، قرآن و حدیث کے احکامات کے مطابق شادی بیاہ کے اصولوں تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی۔سیکریٹری صاحب تربیت اور سیکریٹری صاحب رشتہ ناطہ یوکے نے اس سلسلے میں درپیش مسائل اور ان کے اعداد و شمار پیش کرنے کے علاوہ ان مسائل کے حل بھی تجویز کئے ۔آخر پر تمام احباب کو اس سلسلہ میں سوالات کرنے اور اپنی تجاویز پیش کرنے کی دعوت دی گئی۔احباب نے اس میں بھرپور حصہ لیا اور مختلف تجاویز اور آراء اس سلسلے میں دیں اور اس سے متعلق سوالات بھی کئے جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔علمی و ورزشی مقابلہ جات میں دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے انصار میں مکرم امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔اس اجلاس کے آخر پر محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے خطاب کیا۔صدر صاحب نے انصار کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض اقتباسات بھی پیش کئے۔

اجتماع کا **اختتامی اجلاس** سوا تین بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔سیّدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس اجلاس میں شمولیت فرمائی۔تلاوتِ قرآن کریم کے بعد عہد دہرایا گیا اور اس کے بعد مکرم چوہدری منصور احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام پیش کیا اور پھر تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں آئی۔ مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے انصار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے انعامات حاصل کرنے کی سعادت پائی۔اس کے علاوہ دوران سال بہترین کارکردگی کے لحاظ سے اول، دوم و سوم رہنے والی مجالس اور ریجنز کو بھی انعامات دیئے گئے۔سب سے بہترین مجلس کی پوزیشن حاصل کرنے والی مجلس مورڈن کے زعیم مکرم انور علی ناصر صاحب کو حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے علمِ انعامی عطا فرمایا۔اسی طرح بہترین کارکردگی کے لحاظ سے ریجنز میں بیت الفتوح ریجن اول قرار پایا اور ریجنل قائد مکرم وسیم احمد ناصر صاحب نے حضرت امیرالمؤمنین کے دستِ مبارک سے سند امتیاز حاصل کی۔امسال کی سالانہ چیریٹی واک کے لئے ٹارگٹ کے مطابق رقم جمع کرنے والے احباب ، بچگان اور زعماء مجالس نے بھی حضور انور کے دست مبارک سے انعامات لینے کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور نے اپنے اختتامی خطاب میں تمام انصار کو اپنے عہد کے مطابق اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے اور اپنے اہل و عیال کی تربیت کے ساتھ ساتھ اپنی جماعتوں میں بھی تربیتی پہلوؤں کو فعال بنانے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے مددگار کی حیثیت سے خلافت احمدیہ کی مضبوطی کے لئے اپنا کردار ادا کرنے کی ہدایت فرمائی۔ اس موقع پر حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ کے حوالے سے تحریک جدید اور وقف جدید میں مسابقت کی روح کے ساتھ آگے بڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔

دوران اجتماع مجلس انصاراللہ یوکے نے اپنے اسٹال پر انصاراللہ یوکے کی جانب سے تیار کی گئی انڈیکس اور ریفرنس کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی DVD اور اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی مجالس سوال و جواب پر مشتمل تین عدد DVDs کا ایک سیٹ انصار کے لئے برائے نام قیمت پر مہیا کرنے کا انتظام کیا تھا۔علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات پر مشتمل اہم کتاب: '' شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں'' (اردو انگریزی دونوں زبانوں میں) فراہم کی گئی۔

اجتماع میں **کل حاضری** ۱۱۱۲ تھی جبکہ تقریباً پچاس مہمان شامل ہوئے۔اجتماع کے دوران باہر سے آنے والے انصار کے لئے بیت الفتوح میں ہی رہائش کا انتظام کیا گیا اسی طرح کھانے کا بھی پُرتکلف اہتمام موجود تھا۔

انصار اور خدام کی ایک ٹیم نے رضاکارانہ طور پر دن رات ان انتظامات کو بہت ہی محنت اور خوش اسلوبی سے انجام دیا۔اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے بے پناہ فضلوں سے نوازے۔آمین۔

اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

انڈیکس "انصارالدین"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رسالہ "انصارالدین" کی اشاعت پر تین سال مکمل ہو رہے ہیں۔ اس عرصہ میں اس رسالہ کی زینت بنائے گئے تمام مضامین کی فہرست ہدیۂ قارئین کی جارہی ہے۔ (مدیر)

جلد اول شمارہ 1

= اداریہ: ۲۳ رمارچ
= حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی اور فارسی منظوم کلام
= حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام
= محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ برطانیہ کا پیغام
= مسیح موعودؑ ...... عشق رسول کی پیداوار ہے از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ
= حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی از مکرم عبدالمنان طاہر صاحب
= قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب از مکرم عبدالباسط شاہد صاحب
= گلاسگو میں سال نو کا آغاز از مکرم عبدالغفار عابد صاحب
= اعجازِ مسیحائی از مکرم محمود احمد ملک صاحب
= حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول ﷺ از مکرم رشید احمد ارشد صاحب
= حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق غیروں کی آراء از مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب
= انصار ڈائجسٹ (ذیلی تنظیموں کے قیام کا مقصد + نیند + DNA + ڈائنوسارز کا خاتمہ + اردو - ہماری مادری زبان) از مکرم محمود احمد ملک صاحب

جلد اول شمارہ 2

= اداریہ: خلیفہ خدا بناتا ہے
= درس القرآن + حدیث النبی ﷺ + کلام الامام
= مجلس انتخاب خلافت اور منتخب خلیفہ کا حلف
= انصاراللہ کی اہم ذمہ داری ...... خلافت احمدیہ سے وابستگی
= حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی اور فارسی منظوم کلام
= خلافت کی ضرورت واہمیت، مقام اور برکات از مکرم محمد اکرم ملک صاحب
= خلفائے راشدین کی سیرت وسوانح از مکرم مبارک احمد بسرا صاحب
= اعلانات ور پورٹس از مکرم شیخ رفیق احمد طاہر صاحب
= ضرورت نبوت وخلافت از مکرم محمد طاہر ندیم صاحب
= نظم: "عطاءِ خاص سے ہم کو ملی نعمت خلافت کی" از مکرم مبارک احمد ظفر صاحب
= خلافت احمدیہ کی مختصر تاریخ از مکرم اطہر ملک صاحب
= انصار ڈائجسٹ (تیز قدم اٹھاؤ + passive smoking + مچھلی سے دل کا علاج + بھارتی انتخابات + ختنہ سے ایڈز کے خطرہ میں کمی + سعودی عرب میں ایڈز + موبائل فون کا نقصان + برموڈہ ٹرائی اینگل + غصہ حرام ہے + شہد اور دارچینی + ترقیات کی دوراہیں) از مکرم محمود احمد ملک صاحب

جلد اول شمارہ 3

= اداریہ: قلمی جہاد
= درس القرآن + حدیث النبی ﷺ + کلام الامامؑ + فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ
= "خدا کے ایک بندہ کو آپ کی تلاش ہے" از سیدنا حضرت مصلح موعودؓ
= دعوت الی اللہ کی اہمیت از مکرم ابن نور صاحب
= نظم: "نور اسلام سے دنیا میں سویرا کر دے" از مکرم عطاء المجیب راشد صاحب
= ذرّہ کی تلاش از مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب
= مجلس انصاراللہ کا قیام، ابتدائی حالات اور مقاصد از مکرم مولانا محمد کرم دین صاحب شاہد
= صاحب المعراج کا سفر آسمانی اور انصار کا عالمی فریضہ از مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب
= آنحضرت ﷺ اور قیام توحید از مکرم ابوطاہر فارانی صاحب
= حضرت مسیح موعودؑ اور یورپ میں دعوت الی اللہ از مکرم محمود احمد ملک صاحب
= انصار ڈائجسٹ (انصار کیلئے قابل توجہ + کمپیوٹر وائرس + جیٹ لیگ + موبائل فون سے ہوا میں پیغام + نابیناؤں کیلئے موبائل فون + اندھے پن کا علاج + سفید فاموں کیلئے کرنسی + نا نگا پربت + فولاد کی کمی کے اثرات + خلاباز کی خوراک + عمر بڑھانے کا گُر) از مکرم محمود احمد ملک صاحب
= سالانہ چیریٹی واک انصاراللہ یوکے ۲۰۰۴ء

جلد اول شمارہ 4

= اداریہ:
= درس القرآن + حدیث النبی ﷺ + کلام الامامؑ + فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ
= فارسی منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
= آنحضرت ﷺ کا عشق الٰہی از مکرم ش۔ا۔ شامی صاحب
= حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ از مکرم ڈاکٹر قمر الدین امینی صاحب
= نظم: "وصیت کرو" از مکرم عطاء المجیب راشد صاحب
= خلافت احمدیہ اور یورپ میں دعوت الی اللہ از مکرم محمود احمد ملک صاحب
= حضور انور کی تحریک "وصیت کرو" از مکرم عطاء المجیب راشد صاحب
= حضرت چودھری حاکم علی صاحب پنیار رضی اللہ عنہ از مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب
= حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب از مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب
= قرارداد تعزیت بر وفات حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
= انصار ڈائجسٹ (مجلس انصاراللہ کی بنیاد + دمہ کی دوا سے موتیا کا خطرہ + دل کے حملہ کی ذمہ دار جین + برطرفی سے نوبیل پرائز تک + امن کی فاختہ + پہلا موبائل فون وائرس + ڈنمارک کا دہریہ پادری + بچوں کی داستان عزم وہمت + خلافت حقہ اور دعا کی قبولیت) از مکرم محمود احمد ملک صاحب

جلد اول شمارہ 5

= اداریہ: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَہٗ
= درس القرآن + حدیث النبی ﷺ + کلام الامام
= پیغام صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ
= خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بر موقع اجتماع انصاراللہ برطانیہ ۲۰۰۴ء
= آنحضرت ﷺ کا حلیہ مبارک از مکرم ش۔ا۔ شامی صاحب
= حضرت مسیح موعودؑ کی دو کتب کا تعارف از مکرم ملک محمد اکرم صاحب
= برف کا آدمی از مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب
= قبولیت دعا از مکرم چودھری رشید احمد چھیدو صاحب
= رپورٹ اجتماع انصاراللہ برطانیہ ۲۰۰۴ء
= انصار ڈائجسٹ (کام کرنے کی بہترین عمر + زہرہ کا تاریخی سفر + مونا لیزا کی تصویر پر بڑھاپا + دیوار کے پار + وکٹوریہ کراس کی نیلامی + بلیک ہول کی تھیوری پر نظر ثانی + سب سے بڑا سیٹلائٹ + چیونگم کی واپسی + چرچ پر شیطان کا حملہ + درد کی دوا کرے کوئی) از مکرم محمود احمد ملک صاحب

جلد دوم شمارہ 1

= اداریہ: مسجد ہارٹلے پول اور انصاراللہ یوکے کی ذمہ داری
= درس القرآن + حدیث النبیؐ + کلام الامامؑ + عربی قصیدہ + فرمودات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ
= رسول اللہ ﷺ کا صبر واستقامت
= حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا بنی نوع انسان سے حسن سلوک از مکرم آغا یحییٰ خان صاحب
= حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ از مکرم صفدر حسین عباسی صاحب
= سیدنا حضرت بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ از مکرم ابن نور صاحب
= **کوبلنز** (جرمنی) از مکرم منور خالد صاحب
= انصار ڈائجسٹ (عالمی غلبہ کے روحانی ہتھیار + دماغ کو بچائیں + ۵ ہزار سال پرانا مقبرہ + آئن سٹائن کا نظریۂ اضافت + پاکستان کا پہلا سولر ویلج + ذہنی دباؤ کا علاج + جاپان میں خودکشیوں میں اضافہ + نیا پیس میکر + بائیو تھرمل بیٹری + مرضی کا خواب دیکھیں + اورا، ایک نیا سیارہ) مرتبہ مکرم ناصر پاشا صاحب

جلد دوم شمارہ 2

= اداریہ: حضرت مسیح موعودؑ کا علم القرآن
= درس القرآن + حدیث النبی ﷺ + کلام الامامؑ + حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام
= آخری زمانہ میں ایک مصلح کے ظہور کی پیشگوئیاں از مکرم اخلاق احمد انجم صاحب
= حضرت مسیح موعودؑ کا حلیہ مبارک از مکرم ملک محمد اکرم صاحب
= حضرت مسیح موعودؑ کا بنی نوع انسان سے حسن سلوک از مکرم آغا یحییٰ خان صاحب
= حضرت مسیح موعودؑ کا مقدمات میں صبر، توکل علی اللہ اور راست گفتاری از مکرم صفدر حسین عباسی صاحب
= ہارٹلے پول از مکرم منصور احمد بی ٹی صاحب
= انصار ڈائجسٹ (انصار کے فرائض + کبوتر اور کیمیائی ہتھیار + دوز بانیں بول کر دماغ کو بچاؤ + جسم میں کمپیوٹر + انٹیلی جنس ناکامیاں + سگریٹ نوشی پر ۵۰ سالہ تحقیق) از مکرم محمود احمد ملک صاحب

جلد دوم شمارہ 3

= ادار یہ: خلافت......ایک عظیم نعمت
= درس القرآن+حدیث النبی ﷺ+کلام الامامؑ+فرمودات حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ
= حضرت ابوبکر صدیقؓ اور استحکام خلافت ازمکرم ملک محمد اکرم صاحب
= نظام وصیت اور خلافت احمدیت ازمکرم مرزا نصیر احمد صاحب
= حضرت خلیفة المسیح الاوّلؓ اور استحکام خلافت ازمکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب
= خلافت......انعام الٰہی اور مجموعہ برکات ازمکرم دبیر الحق صاحب
= اصحاب احمدؑ کا عشق قرآن (قسط اوّل) ازمکرم محمود احمد ملک صاحب

جلد دوم شمارہ 4

= ادار یہ: جہاد یا تخریب کاری
= درس القرآن+حدیث النبی ﷺ+کلام الامامؑ+فرمودات حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ
= مدینہ منورہ کی ضیافتیں ازمکرم ہادی علی چودھری صاحب
= اصحاب احمدؑ کا عشق قرآن (قسط آخر دوم) ازمکرم محمود احمد ملک صاحب
= علاج بالمثل......ہستی باری تعالیٰ کا ایک نشان ازمکرم محمود احمد اشرف صاحب
= قیام نماز ازمکرم چودھری محمد ابراہیم صاحب
= حقیقتِ جہاد ازمکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب
= انصار ڈائجسٹ (گراہم بیل کی ایجاد مشکوک+دایاں یا بایاں......پیدائش سے پہلے+موجودہ چین میں اسلام+موٹاپا کم کرنے کے منصوبہ کی مخالفت+دو بیماریوں کی ایک دوا+آئرلینڈ دنیا کا بہترین ملک+اٹلانٹس......قبرص کے سمندر میں+فرعون کی موت کا معمہ+ذیابیطس میں اضافہ کا خطرہ+عالمی حدت میں اضافہ سے خطرات) ازمکرم محمود احمد ملک صاحب

جلد دوم شمارہ 5

= ادار یہ: ناصر مسجد ہارٹلے پول اور انصاراللہ یوکے
= درس القرآن+حدیث النبی ﷺ+کلام الامامؑ+فرمودات حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ
= بانی انصاراللہ کی عشق رسولؐ میں ڈوبی ہوئی لاثانی تقریر ازمکرم دوست محمد شاہد صاحب
= غیرت دینی کے چند بینظیر نمونے ازمکرم محمود احمد انیس صاحب
= والدین کے حقوق اور تربیت اولاد (قسط اوّل) ازمکرم قریشی داؤد احمد ساجد صاحب
= انصار ڈائجسٹ (اطاعتِ خلافت+بے وطن کی شخصیت+دماغ اور خطرات بھانپنا+مچھر ماریں یا اُڑادیں+الیکٹرانک رڈی+جلد کاٹے بغیر آپریشن+زیادہ عمر کا راز) ازمکرم محمود احمد ملک صاحب

جلد دوم شمارہ 6

= ادار یہ: مونگ (پاکستان) میں آٹھ معصوم احمدیوں کی شہادت
= درس القرآن+حدیث النبی ﷺ+کلام الامامؑ+فرمودات حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ
= تکذیب انبیاء اور عذاب الٰہی ازمکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب
= خوں شہیدانِ امّت کا......رائیگاں کب گیا تھا ازمکرم محمود احمد ملک صاحب
= راہ مولیٰ میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں ازمکرم محمد اسحٰق ناصر صاحب
= والدین کے حقوق اور تربیت اولاد (آخری قسط) ازمکرم قریشی داؤد احمد ساجد صاحب
= انصار ڈائجسٹ (انصار کا عہد+انسان کا جدامجد+ارتقاء: انسانوں جیسے بندر+تین سیب روزانہ سے دل توانا+چربی سے امراض دل کا علاج+امریکہ اور سپر کمپیوٹر کی دوڑ+تیز ترین جیٹ: نیا ریکارڈ+دہی کے فوائد+نئے جین کی دریافت+سونگھنے کا معمہ) ازمکرم محمود احمد ملک صاحب

جلد سوم شمارہ 1

= ادار یہ: پاکستان میں مظلوم احمدیوں کے خلاف کارروائیاں
= درس القرآن+حدیث النبی ﷺ+کلام الامامؑ+فرمودات حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ
= قادیان دارالامان ازمکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب
= جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۵ء کا آنکھوں دیکھا حال ازمکرم محمد اسحٰق ناصر صاحب
= حضرت مصلح موعودؓ کی ایک پیشگوئی کا عظیم الشان ظہور
= جماعت احمدیہ کے متعلق ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ
= مسجد ناصر ہارٹلے پول کا افتتاح ازمکرم محمود احمد ملک صاحب
= انصار ڈائجسٹ (ایک پیغام+رنگ کیوں نظر آتے ہیں؟+فٹبال کیلئے نئی گول ٹیکنالوجی+مستقبل کا دھندلا افق+روشنی سے چلنے والا خلائی جہاز+کیسٹ کے دَور کا اختتام+جوہری توانائی کا بین الاقوامی منصوبہ+کمپیوٹر انسانی خیالات پڑھ سکے گا) ازمکرم محمود احمد ملک صاحب

جلد سوم شمارہ 2

= ادار یہ: ڈنمارک کے اخبار میں خاکوں میں اشاعت پر مسلمانوں کا ردّعمل کیا ہونا چاہئے!
= درس القرآن+حدیث النبی ﷺ+کلام الامامؑ+فرمودات حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ
= چودھویں صدی میں مسیح موعود اور امام مہدی کا ظہور ازمکرم عطاء المجیب راشد صاحب
= سیرت صحابہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ازمکرم اخلاق احمد انجم صاحب
= دور جدید میں تحصیل علم اور ایک احمدی کا فرض (قسط اوّل) ازمکرم محمود احمد ملک صاحب
= حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رضی اللہ عنہ ازمکرم سردار احمد صاحب
= انصار ڈائجسٹ (تعلیم القرآن ہماری ذمہ داری ہے+البینو ہاتھی کی تلاش میں+بیضہ کی کامیاب پیوندکاری+رشوت سے فلسطین کا سودہ+ڈارون کا نظریہ ارتقاء ابھی زندہ ہے+پہاڑے یاد کرنے کا روایتی طریقہ+زلزلہ اور آسمانی بادلوں کا تعلق) ازمکرم محمود احمد ملک صاحب

جلد سوم شمارہ 3

= ادار یہ: ہمارا عہد-خلافت کی حفاظت
= درس القرآن+حدیث النبی ﷺ+کلام الامامؑ+فرمودات حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ
= ضرورت نبوت و خلافت ازمکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب
= حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عالی مقام و مرتبہ ازمکرم ہادی علی چودھری صاحب
= فضائل درود شریف ازمکرم مرزا نصیر احمد صاحب چٹھی مسیح
= دَور جدید میں تحصیل علم اور ایک احمدی کا فرض (قسط دوم) ازمکرم محمود احمد ملک صاحب
= سالانہ رپورٹ کارگزاری مجلس انصاراللہ یوکے ازمکرم چوھدری محمد ابراہیم صاحب
= انصار ڈائجسٹ (نئی زبانیں سیکھنے کی تحریک+زمین سے باہر کی دنیا+نئے سمندر کی تخلق+قابل فکر حقیقت......ہکلاہٹ+ہپناٹزم عورتوں پر کم کارگر ہوتا ہے) ازمکرم محمود احمد ملک صاحب

جلد سوم شمارہ 4

= ادار یہ: یورپ میں مسلمانوں کی جہاد کے نام پر نامناسب کارروائیاں
= درس القرآن+حدیث النبی ﷺ+کلام الامامؑ+فرمودات حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ
= حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمیؓ ازمکرم نصراللہ ناصر صاحب
= زرتشت نبی اور زرتشتی مذہب ازمکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب
= دور جدید میں تحصیل علم اور ایک احمدی کا فرض (قسط سوم) ازمکرم محمود احمد ملک صاحب
= مجلس انصاراللہ کی سالانہ چیریٹی واک ۲۰۰۶ء
= انصار ڈائجسٹ (نئی زبانیں سیکھنے کی تحریک+حسین مگر بیمار!+جانداروں کے معدوم ہونے کی لہر+الاسکا کے بیکٹیریا+چائے کے فوائد+لائبریریاں انٹرنیٹ پر+تمباکو نوشی) ازمکرم محمود احمد ملک صاحب

جلد سوم شمارہ 5

= ادار یہ: ویٹیکن کے پوپ کا آنحضور ﷺ کی سیرۃ پر ناپاک حملہ
= درس القرآن+حدیث النبی ﷺ+کلام الامامؑ+فرمودات حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ
= حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق قرآن ازمکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب
= حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہر رضی اللہ عنہ
= نقاب، اسلامی پردہ اور حالات حاضرہ ازمکرم ابن نُور صاحب
= ڈاکٹر عبدالسلام ازمکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب
= انصار ڈائجسٹ (انصار سلسلہ کیلئے دعائیں کریں+آسمانی بجلی موبائل کیلئے خطرناک+چھاتی کے ایکسرے سے کینسر کا خطرہ+عہد جدید کے اوّلین زیورات+آدھے سر میں درد کا نیا علاج+معمر ترین کچھوے کا انتقال+انسانی ذہن پڑھنے والا کمپیوٹر) ازمکرم محمود احمد ملک صاحب

جلد سوم شمارہ 6

= ادار یہ: جوا......ایک معاشرتی بیماری
= درس القرآن+حدیث النبی ﷺ+کلام الامام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
= حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اجتماع انصاراللہ یوکے سے خطاب
= صحابہ رضوان اللہ علیہم کا آنحضرت ﷺ سے عشق ازمکرم محمود احمد ملک صاحب
= اسلام اور یورپی تہذیب ازمکرم بشیر احمد رفیق خان صاحب
= حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس انصاراللہ کے عہدیداران کو ہدایات
= رپورٹس سالانہ اجتماع و مجلس شوریٰ 2006ء